لوگون نے رونے کا سبب پوچھا بولا کہ یہ میرا فرزند ہی مین شرم سے کہ مبادا اُسنے جنگ مین سستی کی ہو اسکا نام پوشیدہ رکھتا تھا اب کہ میری دلجمعی ہوئی اظہار کیا اور معلوم ہوتا ہی کہ ملک بہلول اس جنگ مین موجود نہ تھا سلامت نکل گیا ہی وہ انتقام تم سے لیگا اور اُسکے بعد حسرت کہکر ملک سکندر تحفہ کو سرہند سپرد کرکے پنجاب گیا اور بندیونکو دہلی بھیجا ملک بہلول لودھی نے آشناؤن اور دوستون سے مبالغ قرض لیکر افغانون کو تقسیم کیے اور ایک جماعت کو اپنا شریک اور متفق کرکے رہزنی اور تاخت ولایات مین مشغول ہوا اور جو کچھ دستیاب ہوتا تھا اپنے ہمراہیونکو دیتا تھا اور تھوڑے عرصہ مین پٹھان کثیر اور مغل قلیل اُسکے پاس جمع ہوئے اور ایک مدت کے بعد ملک فیروز دہلی سے بھاگ کر ساتھ اسکے ملحق ہوا اور قطب خان بھی اپنے فعل سے پشیمان ہوکر ساتھ اُسکے متفق ہوا ملک بہلول پھر سرہند کو اپنے تصرف مین لایا سلطان محمد شاہ نے اس مرتبہ حسام خان وزیر الممالک کو مع افواج بیشمار اس فساد کے دفع کے واسطے بھیجا اور موضع کدھہ کہ موضع پرگنہ خضر آباد اور شاہپورہ سے ہے ملک بہلول لودھی اسکے میدان مین آیا اور صفوف حرب آراستہ کرکے حسام خان کو شکست دیکر قوت اور مکنت تمام بہم پہونچائی کہتے ہین ابتداے حال اُسوقت کا کہ ملک بہلول اپنے چچا اسلام خان کی خدمتمین پہونچا تھا ایکدن سمانہ مین اپنے دو یار ہمراہ لیکر سید اتام درویش کی خدمت فیض موہبت مین حاضر ہوا اور دو زانو ہوکر مودب بیٹھا اور وہ مجذوب پکارتا تھا کہ کون ایسا شخص ہی کہ دہلی کی بادشاہی دو ہزار تنکہ کو مول لیوے ملک بہلول لودھی ایکہزار اور چھ سو تنکہ اپنے پاس موجود رکھتا تھا وہ درویش کے روبرو پیشکش کیے اور عرض کی کہ اس سے زیادہ میرے پاس موجود نہین اُس بزرگوار نے قبول کرکے فرمایا دہلی کی بادشاہی تجھے مبارک ہو ہمراہیون نے اُسکی اس حرکت سے تمسخر اور استہزا کیا اُسنے جواب دیا کہ یہ امر دو حال سے خالی نہین ہی اگر یہ امر یعنی حصول سلطنت وقوع مین آیا مفت سودا کیا اور جو ظہور مین نہ آیا خدمت فقرا کی اجر سے خالی نہین بیت سالکان رہ ہمت چو ارادت بینند ✽ ملک کاوس و فریدون بگدائے بخشند ✽ ملک بہلول ساتھ ملک فیروز اور سائر اقربا اور عشائر کے اُس حدود و بیابانی پنجاب پر متصرف ہوا اور قوت اور استعداد تمام بہم پہونچائی اُسکے بعد حسام خان وزیر الممالک کو شکست دیکر عریضہ مشتمل بر حسن عقیدت سلطان محمد شاہ کی خدمتمین ارسال رکھا اور اُسمین یہ بھی تحریر کیا کہ حسام خان وزیر الممالک کی ناراضیوان سے ملازمت سے محروم و مہجور رہے ہون اگر اسے قتل کرین اور منصب وزارت حمید خانکو مرحمت فرمائین بندہ آپ کا مطیع اور فرمان بردار ہوگا بادشاہ نے بے تامل حسام خان وزیر الممالک کو بے صدور قصور قتل کیا اور ملک بہلول از روے اخلاص سلطان کی ملازمت کرکے سرہند اور اس نواحی کا بطور جاگیر دار کے مقرر ہوا اور اس حدود مین لودھی کمال استقلال سے رہتے تھے اور جب سلطان محمود خلجی حاکم مالوہ کو بقصد تسخیر دہلی مع فوج روانہ کیا سلطان محمد شاہ لشکر کا محتاج ہوا اسے سرہند سے طلب کیا اور ملک بہلول بیس ہزار افغان و مغل جمع لاکر جیسا کہ تحریر ہوا بادشاہ کی کمک کو آیا دوسرے دن داد مردی اور مردانگی دیکر بادشاہ سے خطاب خانخانی کا پایا اور سرہند مین آنکر بحکم بادشاہ کے نہایت غلبہ سے لاہور اور دیپالپور اور سنام اور دوسرے پرگنات پر متصرف ہوا اور نہایت غلبہ و تسلط سے نشان مخالفت بلند کیا اور اسقدر ملک پر بھی اکتفا نکرکے بادشاہ پر فوج کش ہوا اور ایک مدت محاصرہ کیا جب دہلی فتح نہوئی سرہند کیطرف مراجعت کی اور اپنے استحکام مین کوشش کی اور اپنا سلطان محمد خطاب کرکے خطبہ اور سکہ تسخیر دہلی پر موقوف رکھا اُسوقت سلطان محمد شاہ فوت ہوا اور اسکا فرزند سلطان علاء الدین تخت پر بیٹھا اور چند سال کے بعد جیسا کہ مذکور ہوا حمید خان نے اُسے سرہند سے طلب کرکے ۸۵۵ھ آٹھسو پچپن ہجری مین بادشاہ بنایا اسوقت سلطان بہلول لودھی کے نو بیٹے تھے

خواجہ بایزید نظام خان جو آخر کو ساتھ بادشاہ سکندر کے مخاطب ہوا اور بار بک شاہ اور مبارکخان اور عالم خان مشہور بہ بادشاہ علاءالدین اور جلال خان اور میان یعقوب اور فتح خان اور میان موسی اور جلال خان اور دیگر امراے نامی سے کہ اکثر سلسلہ یگانگی اور نسبت خویشی کی اُس سے رکھتے تھے چونتیس شخص تھے قطب خان ابن اسلام خان لودھی خان جہان لودھی دریا خان لودھی تاتار خان ابن دریا خان لودھی مبارک خان لوحانی یوسف خان خاص خیل عمر خان شروانی قطب خان ابن حسین خان افغان احمد خان میوانی یوسف خان جلوانی علیخان ترک بچہ شیخ ابوسعید ترملی احمد خان سیستانی خانخانان قرملی خانخانان لوحانی شمشیرخان وزیر خان خانخان بن اسد خان شیخ احمد شروانی نہنگ خان لشکرخان شہاب خان منشی مبارزخان مہتر رستم خان جودھ خان بن غازی خان ملک چین بنہ خانجہان عماد الملک اقبال خان میان فرید معروف لقر کی شیخ جمال شیخ عثمان راے پرتاب راے لکھسین راے کرن چونکہ حمید خان قوت اور مکنت تمام رکھتا تھا ملک بہلول نے صلاح مدارا مین دیکھکر ایک مدت اُسکی ملازمت مین بسر کی اور اکثر اوقات اُسکے مکان پر جاتا تھا چنانچہ ایک دن حمید خان کا مہمان ہوکر افغانونکو سکھایا کہ اُسکی مجلس مین حرکات مضحکہ کرین تو خاصکر اس قوم کو خفیف العقل تصور کرکے اُنسے پرحذر نہووے غرضکہ افغان اُسکی محفل مین آئے اور ادا ہاے ظرفہ کرنے لگے چنانچہ بعضون نے اپنی کفش کمر پر باندھی اور بعضون نے طاقہاے مجلس مین حمید خان کے سر سے بلند رکھین حمید خان نے کہا یہ کیا حرکت ہے جواب دیا کہ ہم چور سے ڈرتے ہین ایسا نہوا اُٹھا لیجاوین اور پھر ایک لحظہ کے بعد حمید خان کیطرف متوجہ ہوکر بولے کہ فرش آپکا رنگین عجیب لگتا ہے اگر ایک گلیم لطف فرماوین ہم کلاہ اور طاقیہ بناکر اپنے فرزندون کے واسطے تحفہ بھیجین تو ہمارے اہل وعیال جانین کہ ہمارے تئین خان کی خدمت مین قربت اور مرتبہ ہے حمید خان نے متبسم ہوکر فرمایا کہ مین مخمل اور زربفت تمھین اس کام کیواسطے دونگا اور جب خوان خوشبو کے مجلس مین آئے بعضے پٹھان روئی مین چونہ اور عطر لیتے تھے اور چوستے تھے اور پھول چباکر تناول کرتے تھے اور بعضے تھوڑا چونہ بغیر پان کھاتے تھے اور بعضے پان کی گلوری کھولکر فقط چونہ چاٹتے تھے اور جب چونہ کی تیزی سے دہن مین سوزش ہوتی اضطراب اور بیتابی کرتے تھے اور حمید خان ہنسکر کہتا تھا کہ یہ عجیب آدمی ہین ملک بہلول جواب دیتا تھا کہ یہ لوگ دہقانی حمق سے پُر اور عقل سے خالی ہین انھین عقلا اور اہل تمیز کی صحبت میسر نہین ہوئی کھانے اور سونے کے سوا کوئی ہنر نہین رکھتے اور پھر چند روز کے بعد ملک بہلول بسبب قاعدہ دوامی کے حمید خان کا مہمان ہوا اور وہان ضابطہ یہ تھا کہ جسوقت ملک بہلول مہمان ہوتا دربان اُسکے ہمراہیونکو روکتے تھے افغان اکثر باہر رہتے اس مرتبہ افغان ملک بہلول کی تعظیم کے موافق دربانون سے مُشت مُشت کرکے تھوڑے بزور خود دربار مین داخل ہوتے اور بآواز بلند ملک بہلول کو سخت وسست کہکر کہتے تھے کہ اگر وہ حمید خان کا نوکر ہے ہم بھی اُسکے نوکر ہین ہم اپنے آقا کے سلام سے کیون محروم رہین اور جیسا کہ خان آپسے دوست رکھتا ہے ہم پر بھی مشفق اور مہربان ہے حمید خان نے اُنکا مباحثہ اور مکالمہ سنکر بآواز بلند کہا کہ خبردار اُنسے کوئی شخص متعرض نہووے اور سب کو دربار مین آنے دیوین پھر تمام افغان ہجوم کرکے محل خاص مین داخل ہوے اور دو نفر ہر ایک خدمتگار کے پہلو مین جو حمید خان کے گرد ایستادہ تھے کھڑے ہوے نیت کہ اگر زندگانی توقع مدار ہے کہ در جیب و دامن وہی جاے مار ہے اس عرصہ مین قطب خان لودھی نے زنجیر بغل سے نکالکر حمید خان کے روبرو رکھی اور کہا مصلحت اس مین ہے کہ اب آپ گوشہ تجرد مین بیٹھکر یہ عمر نوروزہ اپنے معبود کی عبادت مین صرف فرمائین اور حق نمک کے سبب سے مین نے آپ کی جان کا قصد نہین کیا پھر افغانون نے حمید خان کو گرفتار ومقید کرکے موکلون کے سپرد کیا اور ملک

بہلول نے سکہ اور خطبہ اپنے نام جاری کیا اور اپنا نام شاہ بہلول رکھا اور اُس سال کہ ۸۵۵ھ آٹھ سو پچپن ہجری تھے
دہلی اپنے بڑے بیٹے خواجہ بایزید کے سپرد کرکے واسطے لشکر فراہم کرنے اور انتظام ممالک ملتان اور پنجاب کے
دیپالپور کی طرف گیا اور بعضے امراے سلطان علاءالدین سے کہ بادشاہت لودھیون پر راضی نہ تھے سلطان
محمود شاہ شرقی کو جونپور سے طلب کیا چنانچہ اُسنے ۸۵۶ھ آٹھ سو چھپن ہجری مین لشکر عظیم ہمراہ لیکر دہلی کو محاصرہ کیا
اور خواجہ بایزید پسر بزرگ سلطان بہلول کا مع امراے دیگر متحصن ہوا سلطان بہلول یہ خبر سنکر بسبیل استعجال دیپالپور
سے روانہ ہوا اور موضع بیرہ مین جو دہلی سے پندرہ کوس ہے فروکش ہوا اور سپاہی اسکے اونٹ اور بیل بارکش لشکر
محمود شاہ شرقی کے جو چراگاہ مین چرتے تھے ہانک لائے محمود شاہ شرقی نے یہ خبر سنتے ہی فتح خان ہروی کو مع تیس ہزار
سوار اور تیس زنجیر فیل سلطان بہلول کے مقابلہ کو بھیجا اور افغان تین گروہ ہوتے اور دریا خان لودھی نے جو محمود شاہ
شرقی کا شریک اس معاملہ مین ہو کر اُس طرف سے اہتمام جنگ کرتا تھا باواز بلند کہا کہ مان بہنین تیری قلعہ دہلی مین
ہین تجھے بیگانہ کی طرف سے جنگ مین کوشش کرنی لائق نہین ناموس کی حفظ و حمایت کیون نہین کرتا دریا خان نے
جواب دیا کہ مین پسپا ہوتا ہون خبردار تعاقب نکرنا قطب خان نے قسم کھائی کہ مین پیچھا نکرونگا دریا خان نے منھ موڑا
اور اُسکے پلٹتے ہی فتح خان ہروی ہزیمت پاکر گرفتار ہوا اور جب فتح خان ہروی نے تھوڑا سے برادر راے کرن کو قتل
کیا تھا راے کرن اُسکا سر کاٹکر شاہ بہلول کی خدمت مین لایا محمود شاہ شرقی نے اس سانحہ کے وقوع سے تاب مقاومت
نلاکر جونپور کیطرف مراجعت کی اور اس فتح کے بعد سلطان بہلول کی بادشاہی نے استقامت پائی اور قوت و مکنت تمام
پیدا کی اور ضبط ولایت کیواسطے دورہ کا ارادہ کیا اول میوات کے سمت روانہ ہوا احمد خان میواتی نے استقبال کرکے
حلقہ اطاعت اپنے زیب گوش کیا بادشاہ نے سات پرگنہ اُسکے تصرف سے برآوردہ کرکے باقی اُسے ارزانی
فرمائے اور وہان سے قصبہ برن مین گیا دریا خان لودھی حاکم سنبھل بھی ازراہ انقیاد پیش آیا اور سات ہاتھی پیشکش کیے
اُس وقت بادشاہ کول کی طرف آیا اُس کا علاقہ بدستور سابق عیسیٰ خان پر بحال رکھا اور اسیطرح برہان آباد کی طرف
پہونچکر سکیٹ کو ساتھ مبارک خان لوحانی کے جو حاکم وہان کا تھا اور بادشاہ کی خدمت مین مشرف ہوا مسلم رکھا اور بھوئین
گانون مین جاکر راے پرتاب پر خراج مقرر کیا اور جب راپری کیطرف گیا قطب خان بن حسین خان افغان نے راپری کے قلعہ مین
تحصن ڈھونڈھا بادشاہ نے تھوڑے عرصہ مین قلعہ راپری کو مفتوح کیا اور خانجہان قطب خانکو قول دیکر سلطان کے پاس لایا اور
جاگیر اُسکی پھر اُسکو مرحمت ہوئی اور وہان سے اٹاوہ مین گیا وہانکے حاکم نے اطاعت کی اُسکی جاگیر کو تغیر ندیا اور اُسوقت جونا خان
بادشاہ سے رنجیدہ ہوکر محمود شاہ شرقی کے پاس گیا اور شمس آباد کی حکومت پائی اور سلطان محمود شرقی نے پھر سلطان بہلول پر فوج
کشی ہوکر اٹاوہ کے اطراف مین نزول کیا پہلے دن افواج طرفین محاربہ مین مشغول ہوئین دوسرے دن قطب خان اور راے پرتاب
نے صلح کا پیغام دیا اور ایسا مقرر ہوا کہ جو کچھ مبارک شاہ بادشاہ دہلی کے تصرف مین رہتا تھا ساتھ بہلول شاہ کے مقرر ہووے
اور جو کچھ سلطان ابراہیم بادشاہ جونپور کے قبضہ مین تھا سلطان محمود کے تصرف مین ہے اور سات ہاتھی کہ سلطان بہلول لودھی
نے فتح خان کے جنگ مین لیے تھے واپس دیکر قرار پایا کہ سلطان بہلول شمس آباد کو جونا خان سے لیوے اور سلطان
محمود شرقی جونپور کی طرف گیا اور سلطان بہلول نے فرمان جونا خان کو لکھا کہ شمس آباد سے نکل جاوے
جب اطاعت نہ کی سلطان بہلول نے اُس پر چڑھائی کرکے نکال دیا اور سلطان نے شمس آباد راے

راے کرن کو عنایت فرماکر بندوبست اس حدود کا کیا اور محمود شاہ شرقی یہ خبر سنکر اپنے فعل سے نادم ہوا اور بقصد انتزاع
پلٹ کر شمس آباد کے اطراف مین آیا اور قطب خان لودھی اور دریا خان لودھی اُسکے لشکر پر شبخون لے گئے ناگاہ قطب خان
لودھی گھوڑے کی سکندری کھا کے خانۂ زین سے جدا ہوا محمود خان کے آدمیون نے اُسے دوڑکر گرفتار کیا سلطان محمود نے
اُسے جونپور کیطرف روانہ کرکے قید کیا اور سلطان بہلول نے شہزادہ جلال خان اور شہزادہ سکندر خان اور عماد الملک
کو سلطان محمود کی فوج کے مقابل راے کرن کی کمک کو کہ قلعہ مین تھا بھیجکر خود سلطان محمود کے مقابلہ کی عزیمت کر کے
استقبال کیا اور لشکر خصم کے مقابل فردکش ہوا انھین دنون مین سلطان محمود شرقی نے مرض الموت مین مبتلا ہوکر رخت ہستی باندھا
اور اُسکا بیٹا محمد شاہ شرقی قائم مقام اُسکا ہوا اور اُسکی والدہ مسماۃ بی بی راجی کے حسن تدبیر سے دونون بادشاہ کے درمیان مین صلح
واقع ہوئی یعنی سلطان محمود کی ولایت محمد شاہ کے تصرف مین رہی اور جو کچھ سلطان بہلول کے قبضہ مین تھا اُسکے زیر نگین ہوا
اور محمد شاہ جونپور کیطرف روانہ ہوا اور سلطان بہلول نے دہلی کی سمت معاودت فرمائی جسوقت کہ دار الملک کے نزدیک پہونچا
شمس خاتون خواہر قطب خان لودھی نے پیغام دیا کہ جبتک قطب خان محمد شاہ کے محبس مین مقید ہے بادشاہ پر خواب و خور حرام ہے
بادشاہ متاثر ہوکر دہلی کیطرف نہ گیا اور مراجعت کرکے جونپور کیطرف گرم عنان ہوا اور جب شمس آباد مین پہونچا شمس آباد راے کرن سے
برآوردہ کرکے جونا خان کو کہ اُسکے پاس حاضر ہوا تھا دیا اور محمد شاہ شرقی نے استقبال کیا پھر سرستی کے اطراف مین دونون بادشاہ
تھوڑے فاصلہ پر ایک دوسرے کے مقابل وارد ہوئے اور روقت بوقت جنگ کیواسطے تہیہ کرتے تھے اس درمیان مین محمد شاہ
شرقی کے چھوٹے بھائی حسین خان نے اپنے بھائی کے غضب سے اندیشہ کیا جیسا کہ واقعات شرقیہ مین مرقوم قلم زرین رقم ہوگا
کچھ فوج اور فیلان جنگی سے جنگ کے بہانہ لیکر سلطان بہلول کے پاس لشکر سے برآیا اور عطف عنان کرکے قنوج کیطرف گیا سلطان
بہلول نے یہ خبر سنکر کچھ امرا حسین خان کے استقبال کیواسطے بھیجے تھے ساتھ شاہزادہ جلال خان کے کہ جو اپنے بھائی کے
پیچھے سے آتا تھا دوچار ہوکر اُسے اسیر کیا سلطان نے اسے مہربانی غیبی جانکر جلال خان کو قطب خان کے عوض نگاہ رکھا
اور جب جونپور کے تمام امرا محمد شاہ سے رو گردان ہوئے اُسے قتل کیا اور حسین خان کو تخت شاہی پر متمکن کرکے خطبہ اور
سکہ اُسکے نام جاری کیا سلطان بہلول اور سلطان حسین خان شرقی نے صلح کرکے عہد کیا کہ چار برس تک کوئی مزاحم
ایک دوسرے کا نہووے اور راے پرتاب زمیندار اسطرف کا جو سلطان بہلول سے منحرف ہوکر محمد شاہ سے جا ملا تھا
اُس وقت قطب خان کے کہنے اور اُس کی دلجمعی کے واسطے سلطان بہلول کے پاس آیا اور چنانچہ اُسے دو تین روز
مین سلطان حسین نے قطب خان کو کہ سات مہینے سے مقید تھا سلطان بہلول کے پاس بھیجا اور سلطان بہلول
بھی شہزادہ جلال خان کو سلطان حسین کے روبرو رخصت فرماکر دہلی کی طرف آیا اور چند مدت کے بعد کہ مدت
موعود منقضی ہوئی تھی بادشاہ بہلول شمس آباد کی جانب گیا اور اُسے جونا خان سے تغیر کرکے دوبارہ راے کرن
کے حوالہ کیا اور اُس مقام مین نرسنگہ راے پرتاب کے بیٹے نے ملازمت کی جو راے پرتاب قبل اسکے
سے ایک نیزہ کہ بمنزلہ علم سرداری اُس زمانہ مین رہتا تھا دریا خان لودھی سے بزور لے گیا تھا دریا خان
نے اُس وقت اُس کے بیٹے نرسنگہ کو قطب خان لودھی کے تجویز سے قتل کیا او اُس معاملہ سے قطب خان
بیٹا حسین خان افغان کا اور مبارز خان اور راے پرتاب آزردہ ہوکر حسین خان شرقی کے شریک ہوئے
سلطان بہلول لودھی کو تاب مقاومت نرہی دہلی مین پلٹ گیا اور بعد چند روز کے سلطان بہلول حاکم کی

بغاوت اور بے انتظامی مملکت پنجاب کے سبب اسطرف روانہ ہوا اور قطب خان اور خانجہان کو اپنی نیابت کے واسطے
دہلی مین چھوڑا اور درمیان راہ کے سُنا کہ حسین شاہ شرقی مع سپاہ آراستہ اور فیلان کوہ پیکر بقصد دہلی آتا ہی ناچار بسرعت تمام
بازگشت کی اور پنجاب کو قطب خان لودھی اور خانجہان کے سپرد کیا اور خود غنیم کے مقابلہ کو عازم ہوا اور موضع چندوار مین
پہونچکر دونون نے گیرودار کا بازار سات دن تک گرم کیا اس درمیان مین احمد خان میواتی اور رستم خان حاکم کول
سلطان حسین سے جا ملے اور تاتار خان لودھی نے سلطان بہلول سے موافقت کی پھر بعد اسکے معرکہ جدال و قتال
نے طول کھینچا اعیان دولت کی سعی اور مشورہ سے قرار پایا کہ تین برس تک دونون بادشاہ اپنی ولایات پر قانع ہو کر
مخاصمت نکرین لیکن تین برس کے بعد حسین شاہ شرقی اٹاوہ کو محاصرہ کرکے وہان کے حاکم کہ وہ سلطان بہلول لودھی کا
خویش تھا دلاسا دیکر اٹاوہ پر متصرف ہوا اور احمد خان میواتی اور رستم خان کول کے حاکم کو اپنی طرف کھینچا اور احمد خان
جلوانی کو بھی ساتھ مواعید کے ایسا فریفتہ کیا کہ اُسنے بیانہ مین خطبہ اُسکے نام پڑھا اس وقت خود ایک لاکھ سوار
اور ہزار فیل لیکر اٹاوہ سے دہلی کی طرف متوجہ ہوا سلطان بہلول نے باوجود اس حال کے تزلزل کو اپنے دل مین
راہ ندیکر استقبال کیا اور رتھواڑہ کے نزدیک بعد ساتھ قریب کے جدل ہوئی اور ایک مدت بہ تہیہ جنگ برابر بیٹھے
رہے پھر خانجہان نے طرفین کے درمیان مین آنکر صلح کروائی اور ہر ایک اپنے مقام کو روانہ ہوئے اور تھوڑے
عرصہ کے بعد پھر سلطان حسین شرقی لشکر لیکر سلطان بہلول کے سر پر گیا اور سلطان بہلول دہلی سے برآمد ہوا اور
موضع سنگھرہ مین کئی مرتبہ تنور جنگ نے گرمی تبدل کی اور پھر صلح کے پانی سے ساکن ہوا سلطان حسین اٹاوہ کیطرف
اور سلطان بہلول نے دہلی کے سمت مراجعت فرمائی اور انہین دنون مین سلطان حسین شرقی کی والدہ یعنی بی بی راجی فوت
ہوئی چنانچہ گوالیار کا راجہ اور قطب خان لودھی ماتم پرسی کے واسطے سلطان حسین شرقی کے پاس گئے اور قطب خان
لودھی نے جب اُسسے سلطان بہلول کی مخاصمت مین مطلب پانے کا آغاز کرکے کہا بہلول تمہارے نوکرون کے
مانند ہی وہ تم سے برابری نہین کرسکتا ہی اور مین جبتک دہلی کو آپ کے زیر نگین نکرونگا مجھے ہرگز صبر و قرار نہوگا اور بہ لطائف الحیل حسین خان
شرقی سے رخصت لیکر سلطان بہلول کی خدمت مین آیا اور عرض کی کہ جہلہ در تدبیر سے سلطان حسین شرقی کے ہاتھ سے
نجات پاکر آیا ہون وہ دشمنی مین راسخ ہی آپکو اپنی فکر کرنی مناسب ہی اس درمیان مین بادشاہ علاء الدین یعنی خضر خان کے
پوتے نے اس دار فنا سے رحلت کی اور سلطان حسین شرقی اٹاوہ سے اُسکی تعزیت کیواسطے بداؤن مین آیا اور بعد مراسم تعزیت
کے بیمروتی کرکے بداؤن کو اُسکے فرزندون کے قبضہ سے برآوردہ کیا اور پھر وہانسے سنبھل کیطرف گیا اور مبارک خان حاکم
سنبھل کو مقید کیا اور ساتھ لشکر انبوہ اور فیل بسیار دہلی کے سمت متوجہ ہوکر سنہ آٹھ سو تراسی ہجری مین آب جون کے
کنارے قریب گھاٹ کچھ کے نزول کیا اور سلطان نے سرہند مین یہ خبر سُنی کہ حسین خان نے خانجہان کے بیٹے کو میرک کے
بندوبست کیواسطے روانہ کیا اور خود دہلی مین آیا اور ایک مدت طرفین نے کار زار مین زمانہ بسر کیا اور شرقیہ جو از روے
کثرت اور وجاہت کے کمال غلبہ رکھتے تھے قطب خان لودھی نے ایلچی سلطان حسین شرقی کے پاس بھیجکر پیغام دیا کہ مین
بی بی راجی کے قید احسان مین ہون جسوقت کہ مین جونپور مین قید تھا اس عفیفہ سے انواع مہربانی میرے حق مین ظہور
مین آئین اب صلاح اسمین دیکھتا ہون کہ آپ صلح کرکے مراجعت فرمائین اور انتہا تفرصت مین زمین اور نہر گنگ
کے اس طرف کے ولایت پر آپ متصرف رہین اور جو کہ نہر گنگ کے اس طرف ہو بہلول شاہ کے قبضہ مین

واگذاشت کرین الغرض طرفین راضی ہوئے اور نزاع برطرف ہوئی اور سلطان شرقی نے ساز اور اسباب چھوڑ کر کوچ کیا سلطان بہلول نے فرصت پاکر تعاقب کیا اور سلطان حسین شرقی کی اردو کو تاراج کرکے کچھ خزائن اور اسباب نفیسہ سے جو کہ گھوڑون اور فیلون پر محمول تھا اپنے قبضہ مین لایا اور تینتیس یا چالیس امرا سلطان حسین شرقی کے مثل قتلغخان وزیر کہ علماے وقت سے تھا اور ملک بدھو نائب عرض کی اسیر ہوئے اور سلطان بہلول نے قتلغخان کو زنجیر مین کرکے قطب خان لودھی کے سپرد کیا اور سلطان بہلول پیشتر جاکر بعض پرگنات مقبوضہ سلطان حسین شرقی مانند قصبہ کھینل اور پٹیالے اور شمس آباد اور سکیٹ اور مارہرہ اور جالیسہ پر متصرف ہوا اور ہر ایک پرگنہ مین ایک شقدار مقرر کیا اور جب تعاقب حد سے گذرا سلطان حسین شرقی موضع رام نچہرہ کے قریب پلٹ کر مقابلہ اور مقاتلہ مین مصروف ہوا آخر کو اس مژدہ پر صلح نے قرار پایا کہ موضع دھوپا مو سرحد ہو پھر سلطان حسین شرقی رابری کی طرف گیا اور سلطان بہلول لودھی نے دہلی کی طرف مراجعت کی اور بعد ایک مدت کے سلطان شرقی لشکر فراہم کرکے بادشاہ بہلول لودھی سے مقابلہ کو آیا اور موضع سنہارن مین معرکہ عظیم اور جنگ شدید واقع ہوئی سلطان حسین شرقی نے پھر ہزیمت پائی اور مال بقیاس و متاع وافر لودھیون کے ہاتھ آیا قوت اور مکنت اُنکی زیادہ ہوئی اور جب سلطان حسین شرقی رابری کی طرف گیا اور بادشاہ بہلول نے موضع دھوپا مو کے قریب نزول کیا اس درمیان مین خانجہان کے فوت کی خبر دہلی سے پہونچی سلطان نے اُسکے بیٹے کو خانجہان خطاب دیکر اُسکے باپ کی جگہ پر مقرر رکھا اور وہان سے سلطان شرقی کے مقابلہ کو رابری کے سمت نہضت فرمائی اور بعد محاربہ شدید نسیم ظفر شاہ بہلول کے رایت پر چلی اور مظفر و منصور ہوا اور سلطان حسین شرقی شکست پاکر گوالیار کیطرف گیا اور وہان کا راجہ خلوصانہ حاضر ہوا اور کئی لاکھ تنگہ نقد اور خیمہ اور سراپردہ اور فیل و اسپ و شتر پیشکش کیے اور دولتخواہون کے زمرہ مین منتظم ہوا اور کالپی تک مشایعت کی اور اس حال پر اختلال مین بادشاہ بہلول اٹاوہ کیطرف گیا اور ابراہیم خان برادر سلطان حسین اور ہیبت خان عرف گرگ اٹاوہ مین متحصن ہوکر تین دن لڑے اور آخر کو امان چاہکر برآمد ہوئے اور اٹاوہ سلطان بہلول کے سپرد کیا سلطان بہلول نے اٹاوہ ابراہیم خان لوحانی کے سپرد کیا اور چند پرگنہ ولایت اٹاوہ بموجب رائے عطا فرمائے اور لشکر گران ہمراہ رکاب لیکر سلطان حسین شرقی کی طرف روانہ ہوا اور جب موضع راکا نومین جو کالپی سے متعلق ہے پہونچا سلطان حسین نے استقبال کرکے آب جون کے کنارے اقامت کی اور چند مہینے محاربہ مین منقضی ہوئے اس درمیان مین راے تلوک چند حاکم ولایت کنتہ سلطان بہلول کی خدمت مین حاضر ہوا سلطان کو اس مقام سے کہ پایاب تھا مع فوج عبور کروایا سلطان حسین تاب مقاومت نہ لاکر ولایت بھٹہ مین داخل ہوا اور وہان سے جونپور گیا **ابیات** شیرے کہ خوردسیلی سرپنجہ ہزبرے ٭ بار دگر قرار نگیرد برابرش ٭ بازیکہ صید از کف شاہین کند برون ٭ زان پس بصیدگاہ شمارد کبوترش ٭ اور راجہ بھٹہ نے بھی استقبال کرکے سلوک آدمیانہ کیا اور چند لاکھ تنگہ مع چند اسپ و فیل پیشکش گذرانے اور فوج بھی ہمراہ کرکے جونپور تک مشایعت کی اُسکی بعد بادشاہ بہلول تعاقب کرکے جونپور کیطرف متوجہ ہوا اور جب سلطان حسین جونپور چھوڑ کر بہرائچ کے رستہ سے قنوج کی طرف گیا بادشاہ بہلول بھی قنوج کی سمت روانہ ہوا اور آب رہٹ کے کنارے فریقین کے درمیان آتش حرب افروختہ ہوئی اور ہزیمت جو سلطان حسین شرقی کی طبیعی مین ہوئی تھی ظہور مین آئی اور ساز و سلب اور حشم شاہی اُسکا لودھیون کے ہاتھ لگا حرم محترم اُسکی بی بی خونزہ جو بادشاہ علاء الدین نبیرہ خضر خان کی

دختر تھی اسیر ہوئی بادشاہ نے بصلاح وعفت محافظت کر کے دہلی کیطرف مراجعت کی اور چند عرصہ کے بعد افواج ترتیب دیکر لواے عزیمت ولایت جونپور کی تسخیر کے واسطے بلند کیا اور اُس خطہ کو جو مدتون سے بادشاہان دہلی کے قبضہ تصرف سے نکل گیا تھا مسخر کر کے مبارک خان لوحانی کے سپرد کیا اور قطب خان لودھی اور دوسرے سردارونکو قصبہ مجھولی مین چھوڑ کر خود بداون کیطرف گیا اور سلطان حسین فرصت دیکھکر جونپور مین آیا اور امراے سلطان بہلول کے جونپور چھوڑ کر قطب خان کے پاس مجھولی مین گئے اور سلطان حسین کے ساتھ ازراہ اخلاص پیش آکر کلام دولتخواہانہ درمیان مین لائے اور کمک پہونچنے تک ساتھ مدارا کے ایام گذاری کی اور جب سلطان بہلول یہ احوال سنکر قصبہ ہلدی مین پہونچا خبر وفات قطب خان سنکر چند روز لوازم تعزیت مین مشغول ہوا اور پھر جونپور کی طرف گرم عنان ہوا اور سلطان حسین شرقی کو دو دو دست بھگا کر از سر نو جونپور کو مسخر کیا اور اپنے بیٹے باربک شاہ کو تخت شاہان شرقیہ پر بٹھا کر خود کالپی کیطرف گیا اور اُسپر بھی متصرف ہو کر اپنے پوتے خواجہ اعظم ہمایون بن خواجہ بایزید کو عنایت فرمایا اور چند دن کے راستہ سے دھولپور کیطرف متوجہ ہوا اور دھولپور کے راجہ کئی من سونا یعنی کندن پیشکش کر کے نوکرونکے سلک مین منتظم ہوا اور بادشاہ دہانسے آلپور کیطرف جو رن تنبھور کی توابع سے ہے جاکر اُسکو تاراج کیا اور مظفر اور منصور ہو کر دہلی کیطرف مراجعت فرما ہوا اور جب سمر ہوا حواس اور قوی مین اُسکے فرق آیا ولایات اپنے فرزندون اور خویشونکو تقسیم فرمائین جونپور پر جیسا کہ مذکور ہوا شاہزادہ باربک شاہ کو مقرر فرمایا اور کڑہ اور مانکپور شاہزادہ عالم کو مرحمت کیا اور بہرایچ اپنے بھانجے شیخ محمد فرملی معروف بہ کالا پہاڑ کو اور لکھنو اور کالپی اعظم ہمایون بن خواجہ بایزید تھا اپنے نبیرہ کو عطا فرمایا اور خواجہ بایزید قبل اُسکے ایک خدمتگار کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا اور بداون خانجہان کو جو جملہ امراے معتبر سے تھا اور نبی الجملہ سبت خویشی رکھتا تھا ارزانی فرمایا اور چند روز کے بعد پھر گوالیار کیطرف گیا اور وہان کے راجہ سے اسی لاکھ تنگہ پیشکش لیے اور گوالیار پر اُسے مقرر رکھا پھر اٹاوہ مین آیا اور اٹاوہ کو سکیٹ سنگھ سے تغیر کر کے علم مراجعت بلند کیا اور اثناے راہ مین بیمار رہا اکثر امراے لودھی جو نہایت قوی تھے اسپر آمادہ ہوئے کہ اعظم ہمایون کو ولیعہد کیجیے بادشاہ جو چارہ نرکھتا تھا اس بات کو قبول کیا اور ایلچی سکندر خان کے طلب مین دہلی کی طرف روانہ کیا اور عمر خان شروانی جو منصب وزارت رکھتا تھا اور بادشاہ کی بے شعوری کی سبب سے ملک و مال کا صاحب اختیار ہوا تھا امرا کے مشورہ سے واقف ہو کر سلطان سکندر کی مان کی صلاح سے کہ اُس سال ہمراہ تھی ایک آدمی معتمد مخفی دہلی مین بھیجکر سلطان سکندر کو صورت حال سے آگاہ کیا اور پیغام دیا کہ طلب کا باعث حبس وقید ہے آنے مین تعلل اور سستی کو انسب جانین سلطان سکندر نے ایک مدت امرا و وزرا مین بسر کی اور امراے مخالف نے فرصت دیکھکر عرض مین پہونچایا اور بادشاہ غضب مین آیا اور بیٹے کو تحریر کیا اگر تو نہین آتا ہے تو مین آتا ہون سلطان سکندر یہ سنکر سراسیمہ ہو کر چلنے پر مستعد ہوا لیکن کوئی امرا اور معارف دہلی سے روانگی تجویز نکرتا تھا سلطان سکندر نے ملک خان وزیر سلطان حسین شرقی سے کہ دستگیر ہو کر دہلی مین محبوس ہوا تھا اور اصابت راے او حسن تدبیر مین شہرت رکھتا تھا مشورہ کیا اُسنے کہا سراپردہ دہلی کے باہر برپا کر کے آوازہ روانگی او غلغلہ سفر کا بلند کرنا مناسب ہے اور تیاری سفر مین ایام گذاری کرنا لازم ہے سلطان سکندر نے اُس تعلیم پر عمل کیا قضارا یہان مرض نے بادشاہ پر غلبہ کیا بعد اوالی کے قریب اعمال سکیٹ سنہ ۸۹۴ھ آٹھ سو چورانوے ہجری مین رخت ہستی باندھا اُسکی بادشاہی کی مدت اڑتیس بس

اور آٹھ مہینے اور سات دن تھی نظم بہشت صد نود و چار رفت از عالم ✤ خدیو ملک ستان و جہان کشا بہلول ✤ بہ تیغ ملک ستان بود لیک دفع اجل ✤ بود محال بشمشیر و خنجر مصقول ✤ بادشاہ بہلول لودھی ظاہر اصلاح مین آراستہ اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متابعت مین پیراستہ تھا اور حضر اور سفر مین علما اور مشائخ سے صحبت رکھتا اور اوقات اُسکے ساتھ بسر لیجاتا اور افغانون کے ساتھ برادرانہ سلوک کرتا اور اُنکے روبرو تخت پر اجلاس نکرتا ایک فرش پر تقاعد کرتا جس وقت دہلی کو لیا خزانے شاہان ماضیہ کے افغانان لودھی پر قسمت کیا خود بھی مثل عوام الناس قسمت برادرانہ لیا اور خاصہ اپنے محلسرا مین نکھاتا اور خاصہ کے گھوڑون پر سوار نہوتا اور ہر روز طعام مکان سے ایک امیر کے منگوا کر تناول فرماتا اور ہنگام رکوب اُنکے گھوڑے پر سوار ہوتا اور کہتا مجھے بادشاہی سے یہی نام کافی ہے اور مغل کی سپاہ گری پر اعتماد تمام رکھتا اس سبب سے اُسکی سرکار خاص اور شہزادون اور امرا کے پاس تخمیناً بیس ہزار مغل نوکر تھے اور جسجگہ سنتا جوان کار آمد ہے آدمی بھیجکر اُسے اپنے روبرو بلاتا اور لائق حال سلوک کرتا اور عاقل اور شجاع اور متفرس اور متہور تھا اور جہانداری کے قاعدہ اور رسمین خوب جانتا تھا اور کامون مین جلدی اور شتابی جائز نرکھتا تھا اور از روے عدل اور انصاف کے خلق اللہ کے ساتھ حیات مستعار بسر کرتا تھا **ذکر بادشاہی سلطان عادل باذل نظام خان المخاطب بسلطان سکندر بن سلطان بہلول لودھی کا** جب حکم قادر ذوالجلال بادشاہ بہلول لودھی بسفر مذکور رحمت حق مین واصل ہوا اُمرا و ارکان دولت نے فراہم ہو کر قرعہ مشورہ کا آپس مین ڈالا بعضون نے اعظم ہمایون نبیرہ شاہ مرحوم کی بادشاہی پر رغبت کی اور اکثر جو بزرگ ترین فرزندان سے مثل باربک شاہ کے زندہ تھے مائل ہوئے اُسوقت مادر سلطان سکندر زیبا نام نے جو دختر ایک زرگر کی تھی اور اس سفر مین بادشاہ مبرور کے ہمراہ تھی پس پردہ آنکر امرا سے فرمایا کہ امیرا فرزند سلطنت کی لیاقت رکھتا ہے اور تمہارے ساتھ سلوک خوب کریگا عیسیٰ خان لودھی جو چچیرا بھائی سلطان بہلول کا تھا اُسنے دشنام دیکر کہا سونار کے لڑکے کا بیٹا بادشاہی کے لائق نہین ہوتا کسواسطے کہ مثل مشہور ہے کام مچھلی کا بندر سے راست نہین آتا خانخانان فرملی جو نہایت قوی تھا یہ سنکر بولا کل بادشاہ فوت ہوا ہے اُسکے بی بی اور بیٹے کو دشنام دینا اور سخت کہنا لائق نہ تھا عیسیٰ خان لودھی نے کہا تو نوکر سے کوئی رتبہ بیش نہین رکھتا بادشاہ کے خویش و اقربا کے درمیان دخل مت کر خانخانان نے غضبناک ہو کر کہا کہ مین نوکر بادشاہ سکندر کا ہون نہ نوکر اور ونکا یہ کہکر مجلس سے برخاستہ ہوا اور آن امرا سے کہ ساتھ اُسکے متفق تھے بادشاہ کا جنازہ اُٹھا کر قصبہ جلالی مین لیگیا اور بادشاہ سکندر کو طلب کر کے اوپر بلندی کے جو آب سیاہ کے کنارے واقع ہے اور اُسکو کوشک سلطان فیروز کہتے ہین سریر بادشاہی پر تمکن کر کے بسلطان سکندر مخاطب کیا نظم برتین تخت فیروز ہر صبح و شام ✤ یکے مہرہ بخت چینند بکام ✤ کس آن بخت و این مہرہ با خود نبرد ✤ بکام دل از مملکت برنخورد ✤ بادشاہ سکندر نے جنازہ اپنے باپ کا دہلی بھیجا اور خود عیسیٰ خان لودھی کے سر پر گیا اور مغلوب کر کے اُسکا گناہ معاف فرمایا اور دہلی کیطرف مراجعت کی اور اپنے باپ کیطرح افغانون سے سلوک ہموار اور برادرانہ کیا اور اکابر قوم کے روبرو تخت پر نہ بیٹھا اور اُسوقت اسی خدا نے چھ فرزند عطا کیے تھے اُنکے اسم یہ مین ابراہیم خان اور جلال خان و اسمٰعیل خان و حسین خان و محمود خان و اعظم ہمایون خان اور امراے نامی سے ترین آدمی تھے خانجہان لودھی احمد خان ابن خانجہان بن خانخانان فرملی شیخ زادہ فرملی خانخانان لوحانی اعظم خان شروانی دریا خان ابن مبارک خان لوحانی نائب بہار عالم خان لودھی جلال خان ابن محمود خان لودھی نائب کالپی شیر خان لودھی مبارک خان موجی خلیل خان لودھی احمد خان

لودھی حاکم اٹاوہ ابراہیم خان شروانی محمد شاہ لودھی بابوخان شروانی حسین خان قرملی نائب سہارن سلیمان ابن دوم
خانخانان قرملی سعید خان ابن مبارک خان لودھی اسمٰعیل خان لوحانی تاتارخان قرملی عثمان خان قرملی و شیخ جان پسر مبارک خان
لودھی شیخ زادہ محمد المشہور بکالا پہاڑ ابن عماد خان قرملی شیخ جمال ولد شیخ عثمان قرملی شیخ احمد قرملی آدم خان لودھی حسین خان
برادر آدم خان لودھی کبیر خان لودھی نصیر خان لوحانی غازی خان لودھی تاتارخان حاکم تجارہ میان چمن کینوہ
حجاب خاص مجد الدین حجاب خاص شیخ ابراہیم حجاب خاص شیخ عمر حجاب خاص قاضی عبدالواحد پسر کاملی حجاب
خاص تہورہ خان شیخ عثمان حجاب خاص شیخ صدیق حجاب خاص خواجہ نصر اللہ مبارک خان اقبال خان حاکم
قصبہ بازی اصغر خان پسر قوام الملک حاکم دہلی شیر خان برادر مبارک خان لوحانی عماد الملک کینوہ متعلق
مبارک خان لوحانی عالم خان لودھی کبیر خان لودھی بھیکن خان ظہیر خان لوحانی عمر خان شروانی جبار خان
شروانی ستار خان جلوانی اور چند عرصہ کے بعد سلطان سکندر پرگنہ رابری کیطرف گیا اور عالم خان المشہور بہ بادشاہ
علاء الدین برادر سلطان سکندر چند دار مین چند روز متحصن ہوا اور آخر کو بھاگ کر عیسیٰ خان کے پاس پٹیالے مین گیا
بادشاہ سکندر نے رابری کو خانخانان قرملی کے نام مقرر فرما کر اٹاوہ کے سمت گیا اور برسات مہینے وہان گذرانے
اور عالم خان المشہور بہ بادشاہ علاء الدین کو اعظم ہمایون سے جدا کر کے اپنے نزدیک لایا اور ولایت اٹاوہ اُسے ارزانی
فرمائی اور وہان سے پٹیالے کیطرف عیسیٰ خان وہانکے حاکم پر تاخت لایا اور عیسیٰ خان نے صف جنگ آراستہ کی
اور مجروح ہو کر شکست پائی اور از روے عجز و انکسار ملازمت کی لیکن اُس زخم سے جان بر نہوا بادشاہ سکندر
نے ایک مرد معتمد باربک شاہ اپنے بھائی کی خدمت مین جو جونپور کا بادشاہ تھا بھیجکر پیغام اطاعت کرنے اور نام اُسکا
مقدم خطبہ مین پڑھنے کا دیا اُسے گیلن کہ باربک شاہ سے موافق تھا آیا اور سلطان کا شریک اور ہوا خواہ ہوا اور
جاگیر پٹیالے کی پائی اور جب باربک شاہ نے سر اطاعت سے پھیر سلطان نے لشکر ہمراہ رکاب لیکر اُسپر چڑھائی
کی باربک شاہ باتفاق کالا پہاڑ فتوح کیطرف روانہ ہوا اور جسوقت کہ افواج سلطانی آن پہونچی صف آرا ہو کر پیشقدمی
کی بازار گیر و دار کا گرم ہوا کالا پہاڑ اپنی جمعیت لیکر سلطان سکندر کے قلب لشکر پر حملہ آور ہوا اور فوج سلطانی کے درمیان
مین گھر گیا اور گرفتار ہوا جب سلطان سکندر کے حضور مین سے حاضر لائے سلطان گھوڑے سے اتر کر اُس سے بغلگیر ہوا اور نوازش
نہایت اُسکے حال پر مبذول فرما کر ارشاد کیا کہ تم میرے بجاے والد ماجد ہو التماس یہ ہے کہ مجھے اپنے فرزندون مین قبول فرمایئے کالا پہاڑ
نہایت خجل اور نادم ہو کر بولا کہ مین اس احسان کا جانکے سوا اور نہین رکھتا مصرع انچہ دارم سر لیست برکف دست ما. اب ایک گھوڑا
حضور سے مرحمت ہووے تو یہ جان نثار لوازم جان نثاری بجالاوے بادشاہ نے اُسے گھوڑے پر سوار کیا پھر اُسنے
باتفاق افواج ظفر امواج باربک شاہ پر حملہ کیا باربکشاہ تاب برق شمشیر نہ لا یا پاے ثبات اُسکا جگہ سے ہلگیا بداون کی
طرف بھاگا اور شہزادہ مبارک خان گرفتار ہوا اور بادشاہ نے تعاقب کر کے باربکشاہ کو بداون مین محاصرہ کیا آخر کو
باربک شاہ نے عاجز ہو کر ملازمت کی بادشاہ نے اُسکے اعزاز و احترام مین کوشش فرمائی اور اُسے خوشدل
اور محظوظ کر کے اپنے ہمراہ جونپور مین لایا اور جو اب تک حسین شاہ شرقی حوالی بہار مین صاحب لشکر تھا اسے بدستور
سابق تخت شرقیہ پر متمکن کیا لیکن اُس کی خدمت مین اپنے مرد معتمد مقرر کیے اور اکثر موضع مین اپنے احکام
تعین فرمائی اور بعضے پرگنات کو امراے درگاہ پر قسمت کیے اور وہان سے کالپی مین آیا اور آسے

اعظم ہمایون سے تغیر کرکے محمود خان لودھی کو دیا اور وہان سے جھترہ کیطرف روانہ ہوا اور جوتار خان وہانکا حاکم تھا لوازم اتقیاد بجالایا جھترہ پرا سے بحال فرماکر قلعہ گوالیار کیطرف توجہ مبذول کی خواجہ محمد قرملی کو مع خلعت خاص راجہ مان حاکم گوالیار کے پاس بھیجا راجہ مذکور نے بھی جادہ اطاعت مین قدم رکھکر اپنے بھتیجے کو بادشاہ کی خدمتمین روانہ کیا کہ یاتک مشایعت کرے اور سلطان شرف حاکم بیانہ بھی طریق اخلاص سے ملازمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے ارشاد کیا کہ بیانہ کو چھوڑ تو اُسکے عوض جالیسر اور چند وار اور مارہرہ اور سکیٹ تجھے عطا کیا جاوے سلطان شرف نے عمر خان شروانی کو ہمراہ لیکر کنجیان قلعہ کی سونپی لیکن بعد پہونچنے کے نقض عہد کرکے قلعہ کو محکم کیا اور بادشاہ تغافل کرکے آگرہ مین آیا اور ہیبت خان جلوانی کہ مطیعان سلطان شرف سے تھا باغی ہوا اور قلعہ آگرہ پر اپنا عمل کرکے متحصن ہوا سلطان نے ناراض ہوکر ایک جماعت امرا سے آگرہ کے محاصرہ پر چھوڑا اور خود معاودت کرکے بیانہ کی طرف گیا اور بقہر و غضب قلعہ بند و نکی تنگی مین کوشش فرمائی اور ایک مدت کے بعد سلطان شرف نے عاجز ہوکر امان چاہی اور سنہ ۸۹۷ آٹھ سو ستانوے ہجری مین بیانہ کا قلعہ فتح ہوا اور خانخانان قرملی کے تفویض فرمایا اور سلطان شرف کو گوالیار کیطرف نکالدیا اور آگرہ کا بھی قلعہ مفتوح ہوا پھر بادشاہ نے عنان عزیمت دہلی کیطرف معطوف فرمائی اور اُس عرصہ مین خبر پہونچی کہ ولایت جونپور کے زمینداروں نے لاکھ سوار اور پیادہ کے قریب جمعیت بہم پہونچا کر شیر خان برادر مبارکخان لوحانی حاکم کرہ کو شہادت مین پہونچایا ہے اور مبارکخان لوحانی بھی کرہ سے برآمد ہوکر جسوقت پرتی پال کے گھاٹ پر دریاے گنگ سے عبور کرتا تھا راے سہدیو راجہ بھٹہ نے اُسکو اسیر کیا اور باربکشاہ غلبہ اُس گروہ کا مشاہدہ کرکے جونپور سے کالا پہاڑ کے پاس بہرایچ مین آیا اور سلطان نے اُسکے بعد چوبیس دن دہلی مین اقامت کرکے جونپور کیطرف عزیمت فرمائی جب آب گنگ سے عبور کرکے دلیپور مین پہونچا باربکشاہ خدمت مین حاضر ہوکر عنایات سلطانی سے ممتاز ہوا اور راے سہدیو بادشاہ کی آمد کا تملق ... ہراسان ہوا اور مبارکخان کو کہ اُسکے زندان ستم مین محبوس تھا بادشاہ کی خدمتمین بھیجا بادشاہ وہانسے کٹھ گڑھ مین آیا اور وہان کے زمینداروں نے اجتماع کرکے تنور جنگ گرم کیا آخر کو شکست کھاکر آوارہ دشت ادبار ہوے اور غنیمت بسیار لوٹنیکو ہاتھ آئی بادشاہ جونپور کیطرف گیا اور دوبارہ باربکشاہ کو جونپور مین چھوڑکر مراجعت کی پھر اودھ کے اطراف مین ایک مہینا کامل شکار مین بسر کیا اس عرصہ مین ہرکارے خبر لائے کہ باربکشاہ زمینداروں کے غلبہ سے جونپور مین قیام نہین کرسکتا بادشاہ نے حکم کیا کہ کالا پہاڑ اور اعظم ہمایون شروانی اور خانخانان لوحانی اودھ کے راستہ سے اور مبارک خان کڑہ کی راہ سے جونپور کیطرف جاکر اُس حدود کا بندوبست کرین اور باربکشاہ کو مقید کرکے حضور مین حاضر کرین جب باربکشاہ کو بادشاہ کے روبرو لائے بادشاہ نے اُسے ہیبت خان لوحانی اور عمر خان شروانی کے سپرد کرکے خود جونپور کی اطراف سے قلعہ چنار کے سمت عزیمت کی اور بعضے امراے حسین شاہ شرقی سے کہ وہان تھے حرب مین مبادرت کی اور شکست کھاکر قلعہ بند ہوے چونکہ قلعہ محکم تھا بادشاہ نے محاصرہ مناسب نجانا کیٹہ کیطرف کہ مضافات پتنہ سے ہے نہضت فرمائی اور وہانکا راجہ راے بلبھدر نے استقبال کرکے اطاعت کی بادشاہ نے کیٹہ پر اُسے بحال رکھا اور اویل کیطرف گیا اس درمیان مین بلبھدر متوہم ہوکر اسباب و حشم چھوڑکر یکہ و تنہا پٹنہ کیطرف بھاگا بادشاہ نے تمام ساز و سلب اُسکا اُسکے پاس بھیجا جب اویل مین پہونچا دست تاراج دراز کرکے باغات اور عمارات سے کچھ اثر باقی نرکھا اور کڑہ کے راستہ سے دلیپور کی طرف گیا اور شیر خان برادر مبارک خان لوحانی منکوحہ کو اپنے حبالہ

نکاح مین لایا اور شمس آباد کی طرف توجہ فرمائی اور چھ مہینے وہان استقامت کرکے سنبھل مین گیا اور پھر شمس آباد کی طرف
عنان عزیمت معطوف فرمائی درمیان راہ کے دیوتاری کو کہ ماولائے تمروان تھا قتل وغارت سے خراب کیا اور
بقیۃ السیف نے بھاگ کر موضع وزیر آباد مین دم لیا سلطان وزیر آباد کے مالک کو بھی قتل و اسیر کرکے شمس آباد مین لایا
اور ایام برسات شمس آباد مین گذرائے اور سنہ ۹ سو ہجری مین رائے بلبھدر کی گوشمالی کو پٹنہ کیطرف متوجہ ہوا اثنائے
راہ مین متمردون اور بدمعاشون کے مواضع کو ویران اور انھین قتل اور دستگیر کرتا تھا اور جب کہارن اور کمانی مین پہونچا
نرسنگہ بیٹا بلبھدر کا جنگ مین مشغول ہوا اور ہزیمت پاکر پٹنہ مین بھاگا اور جب سلطان پٹنہ مین پہونچا راجہ بلبھدر
سرگچھ کیطرف مفرور ہوکر راہ مین فوت ہوا اور سلطان سرگچھ سے سہدو کیطرف کہ اعمال پٹنہ سے تھا متوجہ ہوا اور جب
وہان پہونچا وہان افیون اور کوکنار یعنی پوستہ اور نمک اور گھی نہایت گران ہوا وہانسے جونپور کیطرف گرم عنان ہوا اور
جو گھوڑے کہ پٹنہ کے سفر مین محنت شاقہ کھینچے ہوئے تھے انمین سے اکثر تلف ہوئے جو سوار کہ دس گھوڑے رکھتا تھا
انمین سے نو ضائع ہوئے لکم چند رائے بلبھدر کے فرزند اور دیگر زمینداروں نے حسین شاہ شرقی کو لکھا کہ سلطان سکندر
کے لشکر مین گھوڑے نہین رہے اور یراق تلف ہوا فرصت غنیمت ہے حسین شاہ شرقی نے یہ خبر سنکر جمعیت کی اور چند فیل
ہمراہ لیکر شاہ سکندر کے مقابلہ کو آیا بادشاہ سکندر نے بھی کنتت کے گھاٹ جاکر آب گنگ سے عبور کرکے استقبال
کیا اور اٹھارہ کروہی بعد بنارس کے ساتھ قرب کے مبدل ہوئے خانجہان کو سالباہن پسر رائے بھیند کے پاس
بھیجا کہ اُسے دلاسا دیکر لاوے اور خود بسرعت تمام سلطان حسین کے سر پر گیا اثنائے راہ مین سالباہن حاضر ہوا
بعد مقابلہ کے حرب شدید وقوع مین آئی لیکن ہزیمت حسین شاہ شرقی کی شامل حال ہوئی ولایت پٹنہ کیطرف گیا اور بادشاہ
نے اردو چھوڑکر بروایتے ایک لاکھ سوار سے تعاقب کیا اور جب اثنائے راہ مین معلوم ہوا کہ حسین شاہ ولایت
بہار مین گیا ہے تو روز کے بعد بادشاہ پلٹ کر اردو مین وارد ہوا اور بہار کیطرف توجہ فرمائی اور حسین شاہ نے ملک کھندو کو
حصار بہار مین چھوڑا اور خود کہلگانو مین جو توابع لکھنوتی سے ہے گیا اور سلطان علاء الدین بادشاہ بنگالہ نے اسکی عزت
نگاہ رکھی اور اسباب عیش وفراغت کا اُسکے واسطے مہیا کیا تاکہ فکر اور تردد سلطنت سے باز آکر بقیہ عمر وہان بسر کرے
اور دولت جونپور کی بادشاہی ہونیکے ساتھ اُسکے منقرض ہوئی اور بادشاہ سکندر نے منزل دیوبارہ سے ایک فوج ملک کھندو
کے مقابلہ کو تعین فرمائی اور ملک کھندو نے راہ فرار پائی اور ولایت بہار گماشتگان سکندر کے ہاتھ آئی اور سلطان
نے بست خان کو مع ایک لاکھ جماعت امرا سے بہار مین چھوڑ کر درویش پور مین آیا اور خانجہان پسر خانخانان قرملی کو اردو پر
چھوڑ کر درویش پور سے بازگشت فرمائی اور جب خانجہان پسر خانخانان قرملی نے وفات پائی خسرو خان پسر بزرگ اُسکے کو
ساتھ خطاب اعظم ہمایون کے امتیاز بخشا اور وہانسے شیخ شرف منیری کی زیارت کو کہ بہار مین آسودہ ہیں روانہ ہوا
وہانکے فقرا اور مساکین کو انعام اور داد ودہش سے خوشدل بلکہ تونگر کیا اور پھر درویش پور مین آکر بادشاہ علاء الدین شاہ
بنگالہ کے سر پر روانہ ہوا اور جسوقت قتلغ پور مین جو متعلق اعمال بہار سے ہے پہونچا علاء الدین شاہ نے دانیال اپنے
بیٹے کو استقبال کیواسطے بھیجا اور سلطان سکندر نے بھی محمود خان لودھی اور مبارک خان لوحانی کو اسطرف
سے اُسکے مقابلہ کو تعین کیا چنانچہ موضع بارہ مین دونون مقابل ہوئے اور حرف صلح کا درمیان مین لائے اور یہ قرار پایا
کہ دونون مین سے کوئی ولایت یکدیگر مین مزاحمت نہ پہونچاوے اور مخالفون کو بھی پناہ نہ دیوے پھر محمود خان

لودھی

لودھی اور مبارک خان لوحانی نے معاودت کی لیکن قصبہ پٹنہ مین توابع بہار مین مبارک خان لودھی قضاے آلہی سے فوت ہوا اور سلطان سکندر لودھی قتلغ پور سے پلٹ کر درویش پور مین آیا اور کئی مہینے توقف کیا اور جو مبارک خان اُسمقام مین فوت ہوا تھا وہ ولایت اعظم ہمایون کے نام مقرر ہوئی اور ولایت بہار دریا خان پسر مبارک خان لوحانی کو عنایت فرمائی اور اُسوقت مین قحط غلہ ظاہر ہوا بادشاہ نے خلائق کے رفاہ کے واسطے فرامین منع زکوہ غلہ کل قلمرو مین ارسال فرمائے اُس دن سے پھر زکوہ غلہ کی یکقلم موقوف ہوئی اور اُسوقت بادشاہ قصبہ سارن مین گیا اور بعضے پرگنے قصبہ سارن کے اطراف کے جو زمینداروں کے تصرف مین تھے برآوردہ کرکے اپنے آدمیون کو جاگیر دیکر پھلی گڈھ سے جونپور مین آیا اور چھہ مہینے توقف کیا اور جب بادشاہ نے سالباہن راے پٹنہ سے لڑکی طلب کی اور اُسنے انکار کیا اُسوقت انتقام کو سنہ ۹۰۴ نوسو چار ہجری مین پٹنہ کیطرف گیا اور اُسکے آبادی سے ایک اثر نہچھوڑا اور جب باندھو گڈھ کی حوالی مین کہ محکم ترین قلاع اُس ولایت سے ہے اور بھی حاکم نشین ہے پہونچا جوانان مردانہ نے جوانمردیان کین چونکہ تسخیر اسکی دشوار تھی بادشاہ اُس حصار سے پلٹ کر جونپور مین آیا اور وہان استقامت کرکے ایک مدت امور مملکت کے پرداخت مین اشتغال رکھا اور درمیان مین درباره محاسبہ مبارکخان موجی کے جو بعد قید کرنے باربکشاہ کے جونپور اُسکے حوالہ ہوا تھا اور وہ بہت مال درمیان سے تلف کرکے چاہتا تھا کہ بلطائف الحیل مین گذارے اور ہر چند خوانین کو شفیع کیا فائدہ نہ بخشا حکم ہوا کہ اُس سے آمدنی چند سال کی بندوبست بادشاہی کے موافق وصول کرین اس سبب سے امراے افغان نے اپنے دل مین یک گونہ رنجش بہم پہونچائی اتفاقاً اُن دنونمین بادشاہ چوگان بازی کیواسطے سوار ہوا اور عین چوگان بازی مین چوگان ہیبت خان شروانی کا سلیمان خان پسر دریا خان لودھی کے چوگان سے ٹکرا کر سلیمانخان کے سر مین لگا کہ مجروح ہوا اُس سبب سے اُسنکے درمیان مین اُس مقدمہ کے باعث مناقشہ ہوکر رنجش ہوئی خضر خان برادر سلیمان خان نے انتقام کیواسطے قصداً چوگان ہیبت خان شروانی کے سر پر مارا شور وغل برپا ہوا محمود خان لودھی اور خانخانان ہیبت خان شروانی کو تسکین و اسماد کر مکان پر لیگئے اور بادشاہ میدان سے محل مین داخل ہوا اور چار دن کے بعد پھر چوگان بازی شروع ہوئی اثناے راہ مین شمس خان نامے خویشان ہیبت خان شروانی سے غضبناک ہو رہا تھا جب خضر خان نے برادر سلیمان خان کو دیکھا چوگان اُسکے سر پر مارا اور بادشاہ نے شمس خان کو خوب زد و کوب کرکے اپنے محل مین مراجعت فرمائی اور اُسکے بعد اپنے امراسے بدظن ہوا بعضونکو کہ مخلص اور دولتخواہ جانتا تھا پاسبانی کا اشارہ کیا چنانچہ یہ ہر شب کو مسلح ہوکر پاسبانی کرتے تھے اُس عرصہ مین ہیبت خان شروانی اور دوسرے سردارون نے آپسمین اتفاق کرکے شہزادہ فتح خان بن بادشاہ بہلول سے عرض کی کہ افسران سپاہ سکندر شاہ کی بادشاہی سے راضی نہین ہین اور تجھے سرداری مین قبول رکھتے ہین اگر حکم ہو سکندر شاہ کو درمیان سے اُٹھا کر ہم تجھے سریر سلطانی پر متمکن کرین شہزادہ نے شیخ طاہر اور اپنی والدہ سے یہ راز ظاہر کیا شیخ اور اُس کی والدہ نے نصیحت کرکے اُسے آمادہ کیا کہ نام بد اندیشونکے بادشاہ کے روبرو ظاہر کرے شہزادہ نے ویساہی کیا چنانچہ سلطان غدر اور بد اندیشی اُس جماعت سے خبردار ہوا باتفاق امرا ہر ایک کو ہر ایک طرف آوارہ کیا اور اُسکے بعد بتدریج اُسے آمادہ رہا کہ سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری مین سنبھل کیطرف جاکر چار برس اس حدود مین سیر و شکار اور چوگان بازی مین بسر کیے اور اُس مقام مین خبر بدعملی اور بدکرداری اصغر خان حاکم دہلی کی سنے چنانچہ خواص خان حاکم ماچھیوارہ کو حکم بھیجا کہ دہلی مین جاکر اصغر خان کو مقید اور مغلول درگاہ مین بھیجے اور جب خواص خان حسب الحکم دہلی کیطرف متوجہ ہوا

رمعز خان یہ خبر سُنکر قبل پہونچنے خواص خان سے شب شنبہ ماہ صفر ۹۲۰ھ نوسو سات ہجری مین قلعہ سے برآمد ہو کر سلطان کے رو برو سنبھل کیطرف گیا اور مقید ہوا اور خواص خان دہلی پر متصرف ہو کر حکومت مین مشغول ہوا اور نقل ہے کہ ایک برہمن بودھن نام موضع کاتھن مین سکونت پذیر تھا ایک دن اُسنے مسلمانون کے حضور اقرار کیا کہ اسلام حق ہے اور میرا دین بھی درست ہے یہ بات اُس سے شایع ہو کر علمار کے گوش زد ہوئی قاضی پیارہ اور شیخ بدھ کہ لکھنوتی مین رہتے تھے اور ساتھ نقیض ایک دوسرے کے فتوے دیتے تھے اعظم ہمایون بن خواجہ بایزید حاکم اس ولایت نے برہمن کو مع قاضی اور شیخ مذکور بادشاہ کی خدمت مین سنبھل بھیجا اور چو بادشاہ کو مذاکرہ علمی کے سُننے مین رغبت تمام تھی علمار نامی کو اطراف سے طلب کرکے مجلس بحث ترتیب دی اور تفصیل اسماے علمار کی یہ ہے کہ میان قادر بن شیخ خو جا اور میان عبداللہ بن الہداد طلنبی اور سید محمد بن سید خان دہلی سے اور ملا قطب الدین اور ملا الہداد صالح سرہند سے اور سید امان اور سید برہان اور سید احسن قنوج سے آئے اور ایک جماعت امرا سے جو ہمیشہ بادشاہ کے ہمراہ رہتے تھے مثل صدر الدین قنوجی اور میان عبدالرحمن ساکن سیکری اور میان عزیز اللہ سنبھلی یہ بھی اُس معرکہ مین حاضر ہوئے اتفاق علما کا اُسپر ہوا کہ اُسکو محبوس کرکے عرض اسلام کرنا چاہیے اگر انکار کرے اُسکی گردن مارین جو دھن انکار کرکے مقتول ہوا اور بادشاہ نے جمیع علمار کو انعام دیکر رخصت کیا اور بعد چند عرصہ کے خواص خان حاکم دہلی اپنے بیٹے اسمٰعیل خان کو دہلی مین چھوڑ کر حسب الحکم درگاہ مین آیا اور نوازش خسروانہ سے سرفراز اور ممتاز ہوا اسوقت مین سعید خان شروانی نے کہ لاہور سے آیا تھا ملازمت کی چونکہ یہ غدار و نکاسر غنا تھا اُسکو اور تاتار خان قرملی اور محمد شہ لودھی اور تمام غدارونکو گجرات کے اطراف مین اخراج فرمایا اور اُسی سال کہ ۹۰۷ھ نوسو سات ہجری مین تھی راجہ مان سنگھ راے گوالیار نے نہال نام خواجہ سرا کو برسم رسالت مع تحف و ہدایاے لایق روانہ کیا اور چو خواجہ سرا درشت گو اور بدزبان تھا بادشاہ نے ناراض ہو کر اُسے رخصت کیا اور اپنے آنے اور قلعہ لینے کی تہدید فرمائی اور انھین دنونمین خبر فوت خانخانان قرملی حاکم بیانہ کی پہونچی چندروز بیانہ مین احمد اور سلیمان پسران پسر خانخانان قرملی کو مقرر رکھا اور چو بیانہ بسبب استحکام قلعہ اور ہونے سرحدون کے محل محکم بغاوت اور فساد کا ہوا تھا احمد اور سلیمان پسران پسر خانخانان قرملی سے لیکر خواص خان کے سپرد کیا اور چندروز کے بعد صفدر خان آگرہ کے انتظام کیواسطے کہ مضافات بیانہ سے تھا تعین ہوا اور احمد اور سلیمان جو بیانہ سے سنبھل مین آئے تھے شمس آباد اور جالیسر اور کھنپل اور شاہ آباد اور دوسرے پرگنے پائے اور عالم خان حاکم میوات اور خانخانان حاکم ریری کو حکم ہوا کہ باتفاق خواص خان قلعہ دھولپور کے تسخیر مین مشغول ہووین اور راے بنایک دیو کے تصرف سے برآوردہ کرین اور راے نے بقدم مخالفت آنکر مجادلہ اور محاربہ کیا اور خواجہ بین کہ دلاوران صف شکن سے تھا اُس معرکہ مین شہید ہوا اور ہر روز ایک جماعت قتل ہوتی تھی جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی بتیاریخ جمعہ کے دن ماہ رمضان المبارک کی چھٹی تاریخ سنہ مذکورہ مین سنبھل سے دھولپور کیطرف حرکت کی اور جب قریب پہونچا راے بنایک دیو قلعہ اپنے متعلقون کے سپرد کرکے گوالیار کی طرف گیا اور آدمی اُسکے صدمہ افواج سکندری کے تاب نہ لاکر آدھی رات کو قلعہ سے برآمد ہو کر نکل گیے اور بادشاہ نے صبح کے وقت قلعہ مین داخل ہو کر دوگانہ شکر کا ادا کیا اور لوازم فتح عمل مین لایا غازیون نے ہاتھ تاراج وغارت مین دراز کیا اور مکانون کو مسمار کرکے باغات اطراف دھولپور کے کہ سات کوس تک سایہ ڈالے ہوئے تھے بیخ و بن سے اُکھاڑے اور ایک مہینے کے بعد رایات شاہی گوالیار کیطرف جنبش مین آئے اور آدم خان لودھی کو مع تمام امرا وہان چھوڑ کر آب

چنبل سے عبور کیا اور آب اسی عرف سید کی کے کنارے نزول فرما کر دو مہینے توقف کیا اور وہانکے آب وہوا کی زبونی کے سبب بیماری وبا اور طاعون کی پیدا ہوئی اور آدمی بیمار ہوتے اور گوالیار کے راجہ نے ازراہ ملایمت آنکر صلح کی درخواست کی اور سعید خان اور بابو خان اور راے کنبس کہ بادشاہ سے بھاگ کر اُسکے پاس پناہ لیگئے تھے اپنی حفاظت سے نکالکر اپنے بڑے بیٹے بکرماجیت کو ملازمت کیواسطے بھیجا چنانچہ بادشاہ نے اُسے اسپ وخلعت عنایت فرماکر رخصت انصراف کی مرحمت فرمائی پھر علم مراجعت بلند کرکے جب دھولپور مین پہونچا اُسے بھی بنا ملک دیو کو بخشا اور آگرہ مین آنکر اُس شہر کو جو بیانہ کے متعلق تھا اور زمانے کفر و اسلام مین کبھی تخت نشین نہوا تھا گوالیار اور نرور کی تسخیر کے واسطے پایہ تخت کرکے حصار سیری کو کہ جو ساتھ دہلی نو کے شہرت رکھتا تھا ترک کیا اور برسات کا موسم اُس مقام مین بسر کیا اور ماہ رمضان المبارک سنہ ۹۱۰ نوسو دس ہجری مین طلوع سہیل کے بعد علم عزیمت قلعہ مندرایل کے تسخیر کیواسطے بلند کیا اور ایک مہینا کامل اطراف دھولپور مین توقف فرمایا اور افواج نے حسب الحکم جاتے ہی حوالی گوالیار اور مندرایل تک تاخت وتاراج کیا اور اُسکے بعد خود جاکر قلعہ مندرایل کو محاصرہ فرمایا اور اہل قلعہ نے امان طلب کرکے حصار کو سپرد کیا اور سلطان نے بتخانے اور کنائس وہان کے مسمار کرکے مسجدین تعمیر کین اور ساتھ ایک معتمد کے سپرد کرکے علم مراجعت بلند کیا اور جب دھولپور مین پہونچا قلعہ کو بنایک دیو سے تغیر کرکے شیخ قمرالدین کے سپرد کیا اور خود آگرہ مین آنکر امرا کو جاگیرونکی طرف رخصت فرمایا اور سنہ ۹۱۱ نوسو گیارہ ہجری مین بروز یکشنبہ صفر کی تیسری تاریخ کو آگرہ مین زلزلہ عظیم واقع ہوا جیکہ پہاڑ لرزہ مین آئے عمارات بلند اور محکم گر پڑین زندون نے قیامت اور مردون نے حشر معلوم کیا قطعہ اُسکی تاریخ کا یہ ہے **قطعہ** در نہصد و احدے عشر از زلزلہ گردید سواد آگرہ مرحلہا ۔ با آنکہ بناہاش ہمہ عالی بود ۔ از زلزلہ شد علیہا سافلہا ۔ اُس زمانے تک اُس طرح کا زلزلہ ہند مین واقع نہین ہوا اور کوئی شخص یاد نہین رکھتا ہے اور نشان نہین دیتا ہے اور اُس دن زلزلہ اکثر بلاد ہند مین آیا تھا بادشاہ نے سہیل کے طلوع کے بعد سند مذکورہ مین گوالیار کی طرف نہضت فرمائی اور ڈیڑھ مہینے دھولپور مین توقف کیا وہان سے آب چنبل کے کنارے کو کہ گھاٹ کے نزدیک فروکش ہوا اور چند مہینے استقامت کی اور شہزادہ ابراہیم اور جلال خان کو مع خوانین معتبر وہان چھوڑا خود بعزم جہاد و غارت بلاد پاے سعادت رکاب مین لاکر اکثر کفار کو جو پہاڑون اور جنگلون مین پوشیدہ تھے تیغ بیدریغ سے قتل کیا اور غنیمت وافر غازیونکے ہاتھ آئی اور وہان جو بسبب نہ آنے بنجارون کے غلہ لشکر منصورہ مین کم پہونچتا تھا اعظم ہمایون اور احمد خان لودھی اور محمد خان کو رسد لانیکے واسطے روانہ کیا راے گوالیار اگرچہ انکا سد راہ ہوا لیکن تدبیر اُسکی کارگر نہوئی لاچار ہو کر پلٹ گیا اور رسد غلہ لشکر فیروزی اثر مین بخوبی تمام پہونچی اور جب بادشاہ تقریباً موضع جتور مین عمال گوالیار مین پہونچا اس جگہ سے طلایہ لشکر کی پاسبانی کے واسطے دس کوس بیشتر غنیم کی طرف کیا اور نگہبانی اور خبرداری مین تقصیر نہ کی **نظم** مثل گردان لشکر تیز جنگ ۔ ہمہ بیند ہیچ نام از خدنگ ۔ ہنوز از کمان دور نارفتہ تیر ۔ خبر یافتی شاہ گردون سریر ۔ فوج راے گوالیار کی مراجعت کے وقت کمین سے برآمد ہوئی حرب شدید و معرکہ عظیم واقع ہوا اور داؤد خان اور احمد خان پسر خانجہان بن خانخانان قرملی کی بہادری و مردانگی اور جانسپاری سے کفار نے شکست کھائی اور راجپوت بہت علف تیغ خون آشام ہوئی اور غازیان اسلام نے کچھ زندہ اسیر کئے اور بادشاہ نے مراجعت کے وقت دونون پر نوازش خسروانہ فرمائی داؤد خان کو ملک داؤد خطاب دیکر آگرہ مین آیا اور برسات وہان آخر کی اور سنہ ۹۱۲ نوسو بارہ ہجری مین قلعہ اودیت نگر

کیطرف توجہ فرمائی اور جب دھولپور مین پہونچا توقف کرکے عماد خان قرملی اور مجاہد خان کو مع چند ہزار سوار اور سو فیل
کوہ تیشل کے قلعہ اودیت نگر کی جانب تعین فرمایا اور خدمت حجابی پر قاضی عبدالواحد ابن شیخ طاہر کابلی ساکن
قصبہ تھانیسر اور شیخ ابراہیم مقرر ہوے اور ولایت کالپی جو محمود خان کی فوت کے بعد ساتھ جلال خان کے مقرر
ہوئی تھی اور اُسکے بھائی مسمیان بھیکھن خان اور حاجی خان اُس سے پرخاش پر آمادہ ہوئے سلطان نے
حکومت کالپی کی فیروز خان کو عنایت فرمائی اور راو خان ایک طائفہ افغان کے نزدیک اور مجاہد خان کو دھولپور
مین چھوڑکر خود آپ چنبل کے کنارے جاکر نزول کیا اُس مقام مین خواص خان اور بھیکھن خان ملازمت مین فائز
ہوکر عنایات سلطانی سے ممتاز ہوتے اور سلطان نے اودیت نگر کیطرف آکر قلعہ کو محاصرہ کیا اور جو انتظام اُس کا
مثل فتح علیہ قلعہ گوالیر کے جانتا تھا تمام فوج کو حکم کیا کہ جنگ و پیکار پر مستعد ہوکر قلعہ کی تسخیر مین ہمت باندھین اور
خود ایسی ساعت مین کہ اختر شناسون نے مقرر کی تھی بہ نفس نفیس میدان کیطرف متوجہ ہوکر ہر اطراف سے جنگ شروع
کی کہ افواج بحر امواج نے مور و ملخ کی طرح قلعہ مین چسپیدہ ہوکر داد مردی اور مردانگی دی اور نسیم فتح و ظفر پرچم رایات سلطانی پر
چلی ناگاہ قلعہ کی دیوار جو ملک علاءالدین کی جانب تھی وہ شگاف ہوئی اور جوانان مردانہ اور غازیان فرزانہ اُس طرف
سے داخل ہوئے ہر چند متحصنون نے فریاد الامان بلند کی کسی کے گوش زد نہوئی قلعہ کو مسخر کیا اور راجپوت اپنے مکانون سے جنگ
کرتے تھے اور عیال کو اپنے قتل کرتے تھے اور آتش سوزان مین جلاتے تھے غرض راجپوت بہت مقتول ہوئے اس عرصہ
مین ایک تیر غنیم کیطرف سے آیا اور ملک علاءالدین کے دیدہ جہان بین کو بے نور کیا اور بادشاہ فتح کے بعد لوازم شکر و سپاس
فتاح حقیقی بجالایا اور بتخانون کو مسمار کرکے مساجد تعمیر فرمائین اور قلعہ بھیکھن خان ولد مجاہد خان کے سپرد کیا اور جب بادشاہ کے
سمع مبارک مین یہ خبر پہونچی کہ مجاہد خان کے راجہ منونت کے دسے رشوت لیکر تعہد بادشاہ کے پھیرنے کا کیا ہے ماہ محرم
سنہ ۹۱۳ نو سو تیرہ ہجری مین ملازمین خاص حاجب کو کہ مخلصان مجاہد خان سے تھا مقید کرکے ملک تاج الدین کنبوہ کے
سپرد کیا اور اُن امرا کو جو دھولپور مین تھے حکم ہوا کہ مجاہد خان کو محبوس کرین اور آگرہ کے قلعہ کیطرف کوچ کیا ایک روز
راہ کی ناہمواری سے کہ نشیب و فراز بہت رکھتی تھی مقام ہوا اور آب کی نایابی سے اُس دن حیوان صامت اور
ناطق بہت تلف ہوئے اور جب بادشاہ کے حسب الحکم مردونکا شمار ہوا آٹھ سو آدمی تلف ہوئے اور قیمت ایک
کوزہ پانی کی چند روپیہ ہوئی تھی بادشاہ وہان سے دھولپور مین آیا اور چند روز توقف کرکے دار السلطنت کیطرف تشریف لایا
اور برسات کو آخر کرکے سہیل کے طلوع کے بعد سنہ ۹۱۴ نو سو چودہ ہجری مین قلعہ نرور کی تسخیر کی عزیمت کی اور وہ قلعہ از توابع
مالوہ اور کفار کے تصرف مین تھا اور جلال خان حاکم کالپی کے نام حکم صادر ہوا کہ نرور کو پیشتر جاکر محاصرہ کرے اور اہالی حصار
اگر صلح کرین درگذر کرکے قبول کرے جلال خان نے حکم کے موافق قلعہ مذکور کو محاصرہ کیا اور بادشاہ بھی عقب سے
پہونچا دوسرے دن قلعہ کے دیکھنے کے واسطے سوار ہوا اور جلال خان نے اپنے لشکر کو آراستہ کرکے پیادے
اور سوارون اور فیلون کے تین گروہ کیے اور سر راہ ایستادہ کرکے چاہا کہ مجرا اپنی جمعیت کا کرے بادشاہ نے اُسکے لشکر
کی کثرت ملاحظہ کرکے اپنے دلمین تجویز کیا کہ اسے بتدبیر و تدریج خراب کرے اور بادشاہ نے اُس قلعہ کو آٹھ کوس کا
جسکا دور تھا ایک سال تک محاصرہ کیا اور ہر روز آدمی جنگ کیواسطے پیش قدمی کرتے تھے اور قتل ہوتے تھے لیکن آٹھ مہینے
کے بعد بادشاہ کو معلوم ہوا کہ بعضے مردم معتبر متحصنون سے آمیزش رکھتے ہین اس سبب سے قلعہ سر نہین ہوا

اور سبب دریافت کا یہ تھا کہ ایک دن بادشاہ بام محل پر بیٹھا ہوا تفریح کرتا تھا دیکھا کہ دروازہ قلعہ کا ایک طرف سے شگافتہ ہوا اور اسی وقت اندر سے بند کیا سلطان نے اس امر کو ایکدل اور ایک زبان ہونا امرا کا مردم حصار سے جانکر پہلے جلال خان کے مردمان جرگی کو اپنے روبرو بلایا اسوقت دو فرمان صادر فرمائے ایک جلال خان کی گرفتاری مین بنام ابراہیم خان لوحانی اور سلیمان خان قرنی اور ملک علاءالدین جلوانی اور دوسرا شیر خان کے حبس کے بارہ مین سیان کمبورہ اور سعید خان اور ملک آدم کے نام القصہ خوانین مذکور نے جلال خان اور شیر خان کو مقید کیا اور حسب الحکم قلعہ ہنونت گڑھ مین بھیجکر محافظت مین مشغول ہوئے اور اسکے بعد اہالی قلعہ نے بے آبی اور کمی غلہ سے عاجز ہو کر امان چاہی چنانچہ امان پاکر قلعہ سے نکل گئے اور سلطان نے چھ مہینے قلعہ کے قریب قیام فرما کر بتخانون کو کھدوا کر مسجدین تعمیر فرمائین مفتی اور خطیب مقرر کیے اور علما اور طلبہ کو وظائف معین کر کے اس مقام مین متوطن کیا اور انہی دنون مین شہزادہ شہاب الدین بن سلطان ناصر الدین سلطان مالوہ نے باپ سے رنجیدہ ہو کر عزم ملازمت کیا جسوقت قصبہ سیری مین کہ عمال مالوہ سے ہے پہونچا بادشاہ نے اسپ و خلعت بھیجکر پیغام کیا کہ اگر تم چندیری کو میرے سپرد کرو تو ایسی امداد کیجاے گی کہ سلطان ناصر الدین کا تم پر غلبہ نہوگا اتفاقاً شہزادہ شہاب الدین کو کوئی ایسا سبب مانع پیش آیا کہ ولایت پدر سے برآمد نہوا اور سلطان سکندر نے ماہ شعبان ۹۱۴ نوسو چودہ ہجری مین پاے قلعہ نرور سے کوچ کیا جس وقت کہ لب آب سندھ پہونچا اسکے دل مین یہ اندیشہ گذرا کہ نرور کا قلعہ نہایت سنگین ہے اگر ہمارے بعد اسی زمانہ مین کبھی بگڑیگا اسکے ہاتھ سے باسانی برآوردہ نہوسکیگا اسواسطے ایک حصار درگرد قلعہ مذکور کے کھینچا اسکا نام تازہ بخشا پھر حسب پیش نہاد اپنے قصبہ بہار مین آیا اور ایک مہینا اس مقام مین توقف کیا اور اسجگہ نعمت خاتون زن قطب خان لودھی جو جلال خان شہزادہ کی مرضعہ تھی شہزادے کے ہمراہ آئی اور سلطان اسکے دیکھنے کیواسطے گیا اور دلجوئی کی اور سرکار کالپی شہزادے کی جاگیر مقرر کر کے ایک سو بیس راس گھوڑے اور زنجیر فیل اور مبلغ نقد بطریق انعام دیکر نعمت خاتون کے ہمراہ کالپی کی رخصت دی اور خود ۹۱۵ نوسو پندرہ ہجری مین رایات اقبال مقام گوالیار سے دارالملک کیطرف حرکت مین لایا اور جب بلکہات مین پہونچا افواج اس حدود کے متمردون کی تدارک کو بھیجا اُس نواح کو اہل بغی کے خس و خاشاک سے پاک کیا اور جابجا تھانہ بٹھا کر آگرہ کیطرف تشریف لایا اور اسوقت مین خبر پہونچی کہ احمد خان پسر مبارک خان لودھی حاکم لکھنوتی کفار کی مصاحبت کے سبب طریقہ ارتداد کا اختیار کر کے دین اسلام سے پھر گیا ہے بادشاہ نے فرمان محمد خان کے چھوٹے بھائی کے نام بھیجا تو اسکو زنجیر مین مغلول کر کے خدمت مین روانہ کرے وہ حکم کے موافق کاربند ہوا اور سرکار لکھنوتی نے سعید خان اسکے منجھلے بھائی کے نام قرار دیکر اور انہی دنون مین محمد خان پوتا سلطان ناصر الدین مالوی کا اپنے دادا کے قہر و غضب سے ہراسان ہو کر درگاہ عرش اشتباہ مین پناہ لایا بادشاہ نے سرکار چندیری عمال مالوہ سے اسکے نام فرمائی اور شہزادہ جلال خان کو حکم ہوا کہ محمد و معاون اسکا ہو کر ایسا کرے کہ سپاہ مالوہ کسی طرح کا صدمہ اسے نہ پہونچا دے اور اسوقت بادشاہ سیر و شکار کیواسطے دھولپور کیطرف سوار ہوا اور آگرہ سے دھولپور تک منزل بمنزل قصر اور عمارات تعمیر فرمائین اور اسی عہد مین محمد خان ناگوری اپنے خویشون پر کہ علیخان اور ابابکر سے قتل کیا چاہتے تھے غالب آیا اور وہ بھاگ کر بادشاہ کی درگاہ مین آئے محمد خان ناگوری نے انکے پناہ لے جانے سے ساتھ ایسے بادشاہ عالی جاہ کے عاقبت اندیشی کر کے عرضیان اخلاص آمیز مع تحف و ہدایا بھیجین اور اس ولایت کا خطبہ بادشاہ کے نام پڑھا اور ہرگز سکہ بھی بادشاہ

کے نام سے جاری کیا اور بادشاہ نے خلعت اُسکے واسطے بھیجا اور آگرہ مین تشریف لایا اور چندروز لبساط نشاط بچھاکر
سیر باغات اور بزم آرائی مین بسر کیے پھر دھولپور کیطرف راہی ہوا اور میان سلیمان چھوٹے بیٹے خانخانان فرملی کو
فرمایا کہ لشکر وحشم کو اپنے ہمراہ لیکر ہنونت گڑھ کیطرف جاکر حسین خان نومسلم کی اعانت کرے اُسنے عذر کرکے عرض کی
مین خدمت سے دور ہونگا یہ معنی بادشاہ کے خاطر دریا مقاطر کی آشفتگی کا باعث ہوئی حکم کیا کہ وہ ہماری خدمت
سے دور رہے اور صبح تک جو کچھ مال اپنا لشکر گاہ سے لیجا سکے اُسکا ہی اور جو کچھ باقی رہے غارت عام کرین اور پرگنہ جریری
اُسکی مدمعاش کیواسطے مقرر ہووے چنانچہ وہ وہان جاکر ساکن ہوا اور اُسی عرصہ مین بہجت خان حاکم چندیری
کہ اپنے باپ دادا کے عہد سے مطیع اور فرمانبردار سلاطین مالوہ تھا سلطان محمود مالوہی کے ضعف حال
اور اُسکے فتور مملکت کیواسطے بوسیلۂ ارسال تحف بادشاہ کا متوسل ہوا بادشاہ نے عماد الملک یدہ کوکہ احمد خان
نام رکھتا تھا چندیری کیطرف بھیجا تو باتفاق بہجت خان اس حدود مین خطبہ سلطان کے نام پڑھاوے اور اُسوقت
بادشاہ آگرہ مین آیا بعادت معہود ارسال فرامین مشتمل بر مژدہ اطاعت بہجت خان اور پڑھنا خطبہ کا ولایت
چندیری مین اور حاصل ہونا فتوحات تازہ کا باطراف واکناف ولایات مین مشغول ہوکر بلند آوازہ ہوا اور اُس وقت
مصلحت ملکی کیواسطے بعض امراکو ساتھ تغیر اور تبدل جاگیر کے مناسب دیکھکر عمل کیا اور سعید خان منجھلے بیٹے مبارکخان
لودھی اور شیخ جمال فرملی اور راے جگرسین کچھواہہ اور خضر خان اور خواجہ احمد کو چندیری کیطرف بھیجا وہ اُس ولایت
کو اپنے قبض وتصرف مین لاکر مستقل ہوئے اور حسب الحکم شہزادہ محمد خان نبیرہ سلطان ناصر الدین مالوی کو شہر بند کرکے
سلطنت اس ملک کی جسطرح کہ تھی ظاہرا اُسپر مقرر رکھی اور بہجت حاکم چندیری نے جب معاملہ ایسا دیکھا اپنا رہنا
اُس صوبہ مین صواب نجانا ناچار بادشاہ کی ملازمت مین فائز ہوا اور اُندنون مین بادشاہ کی طبیعت حق طویت حسینخان
فرملی ضابط سارن سے منحرف ہوئی تھی اُسوجہ سے حاجی سارنگ کو اُسطرف بھیجا تو وہان جاکر اُسکے لشکر کو حسن
تدبیر سے اپنی طرف کھینچے چنانچہ وہ اُسکے قید کرنیکی فکر مین ہوا اور وہ واقف ہوکر تھوڑے سے رفقا سے ولایت لکھنوتی
کیطرف گیا اور علاء الدین شاہ والی بنگالہ سے پناہ ڈھونڈھی اور سنہ ۹۲۲ نوسو بائیس ہجری مین علی خان ناگوری کہ
سرکار وسیع میتوپور مین تعین تھا بادشاہزادہ دولت خان حاکم رنتھور جو سلطان محمود مالوہی کا محکوم تھا اُس سے
شیوۂ موافقت اور مرافقت مرعی رکھکر اُسکو بادشاہ کی طاعت کی ترغیب کی اور مقرر کیا کہ بادشاہ کی نقد ملازمت سے
مشرف ہوکر قلعۂ مذکور کو پیشکش کرے جب عریضہ علیخان ناگوری کا اس بارہ مین پہونچا بادشاہ نے محظوظ ہوکر اُس
طرف جانیکی عزیمت کی اور بیانہ کے نواح چار مہینے شکار اور مشائخ کبار کی ملاقات مین خصوصًا سید نعمت اللہ
اور شیخ حسینی کہ ساتھ خوارق عادات اور مکاشفات کے اشتہار رکھتے تھے بسر کیے اور اُس عرصہ مین شہزادہ
دولتخان اور اُسکی والدہ کو کہ صاحب اختیار قلعہ رنتھور تھی ساتھ مواعید لبسیار کے ایسا فریفتہ کیا کہ دولت خان
شہزادہ نے بتعجیل تمام بعزم ملازمت کیا اور بادشاہ نے تمام امرا اُسکے استقبال کیواسطے بھیجکر بعزت تمام داخل
اُردو کیا اور ملاقات کیوقت اُسے فرزندون کے مانند نوازکر خلعت اور چند زنجیر فیل عنایت فرمائے اور ساتھ قرار معہود
کے تکلیف سپرد کرنے قلعہ رنتھور کی دی اتفاقًا اُسی علی خان ناگوری نے دشمنی سے شہزادہ دولت خان
کو اُس پر آمادہ کیا کہ قلعہ بادشاہ کو نہ دیوے بادشاہ اصل راز سے آگاہ ہوا شیوراج پور کی سرکار اُس سے

پیشتر

قید کر کے اسکے بھائی ابابکر کو دی اور بحکم و کرم جبلی خود زیادہ اُس سے اُسکو معاتب نکیا اور بہیر بنہان کر کے راستہ سے قصبہ بارسی کیطرف پہونچکر اُس پرگنہ کو مبارک خان کے بیٹون سے برآوردہ کر کے شیخ زادہ بھیکمن کے سپرد کیا اور دارالخلافت آگرہ مین آیا اور بعادات قدیم کے موافق فرمان فتوحات ہر اطراف و جوانب مین صادر فرمائے اور اکثر امراے سرحد کو طلب کیا کہ قلعہ گوالیار پر چڑھائی کر کے جبراً اور قہراً مفتوح کرین خلاصہ اُسکا یہ کہ زمانیکی عادت قدیم ہی کہ عطیہ اور پرورش اپنے سے پشیمان ہوتا ہی اُسوقت بادشاہ کو ساتھ مرض نامرضی کے گرفتار کیا اگرچہ از روے غیرت کے خیال اپنا نکر کے اُسی حالت مین کچہری مین اجلاس کرتا تھا اور سوار ہوتا تھا لیکن رفتہ رفتہ یہ نوبت پہونچی کہ لقمہ حلق سے نہ اُترا راہ نفس بستہ ہوئی اور دم گھٹا چنانچہ بروز یکشنبہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۲۳ نوسو تیئیس ہجری مین دارالسرور کیطرف تشریف لیگیا

قطعہ ساقیا نندو رین بزم بدین بیرحمی ✤ کہ چو ہنگام طرب جام مرزّ گیرند ✤ کاس عشرت ز گل و خاک سکندر سازید ✤ بادہ عیش ز خون دل سنجر گیرند ✤

نظام الدین احمد اپنی تاریخ مین لکھتا ہی کہ جو مناقب اور مفاخر سلطان سکندر لودھی مین سے بعضی تواریخ مین اسقدر مذکور ہین کہ اکثر گمان اوپر مبالغہ اور اغراق کے کیا جاتا ہی لیکن جو کچھ صحت مین قریب تر تھا اُسکو بیان کیا جاتا ہی کہتے ہین سلطان جمال ظاہر مین آراستہ اور کمال باطنی مین پیراستہ تھا اور ایام سلطنت مین اسکی نہایت ارزانی اور امن و امان حاصل تھی اور بادشاہ ہر روز دربار عام کرتا تھا اور خود خلق اللہ کی دادرسی مین مشغول رہتا تھا اور گاہ صبح سے شام تک بلکہ عشا کی نماز کیوقت تک معاملات مین مصروف ہوتا تھا اور نماز پنجگانہ ایک مجلس مین ادا کرتا تھا اور ایام سلطنت مین اُسکی دست تسلط ہند کے زمیندارونکا کوتاہ ہوا اور سب مطیع و فرمان بردار ہوئے اور قوی و ضعیف یکسان اور برابر ہوئے اور کامون مین انصاف مرعی رکھتا اور ہواے نفس پر بہت کم جاتا اور خدا ترسی سے خلق پر نہایت مہربان رہتا جیسا کہ ایکدن اپنے بھائی باربکشاہ سے جنگ کرتا تھا کارزار کیوقت ایک قلندر حاضر ہوا اور اُسکا ہاتھ پکڑکر بولا فتح تیرے واسطے ہی بادشاہ نے اپنا ہاتھ کراہت سے کھینچ لیا فقیر نے کہا مین ہاتھ فال نیک پر مارتا ہون تو نے اپنا ہاتھ کیون کھینچا سلطان نے جواب دیا کہ جسوقت طائفہ اسلام کے درمیان جنگ ہو حکم ایک طرف نکرنا چاہیئے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ جس شے مین خیر اسلام ہو وہ ہووے اور ہر سال دو مرتبہ فقرا اور مستحقین ولایت کے بہ تفصیل اسم لکھوا تا تھا اور ہر شخص کے فراخور حال مبلغ شش ماہہ بھیجتا تھا اور ہر زمستان مین جڑاول اور دوشالے اُنھین دیتا تھا اور ہر جمعہ کو بھی بر سبیل جمعگی فقراے شہر کو مبالغ پہونچاتا تھا اور ہر روز کتنے مقامون مین طعام خام اور پختہ شہر مین تقسیم کرتا تھا اور کوئی برس ایسا نہ تھا کہ چند مرتبہ فتوحات اور کامیابی کے بہانہ مبلغ خطیر فقیرونکو نہ پہونچاتا **بیت** اگر بایدت شوکت و سروری ✤ دل زیردستان بدست آوری ✤ اور ارباب جاہ سے جو شخص کہ مساکین اور محتاجونکو وظیفہ اور مدد معاش مقرر فرماتا وہ بادشاہ کے نزدیک معتبر ہوتا اور اُس سے یہ کہتا کہ تو نے بنیاد خیر رکھی ہی اُسمین نقصان نہ دیکھیگا اسواسطے اُنمین سے اکثر آدمی شریعت کے بموجب اپنے مال سے مستحقون کو پہونچاتے تھے تو بادشاہ کے روبرو معزز ہین منقول ہی کہ جسوقت سلطان بہلول نے وفات پائی امرا نے بادشاہ سکندر کو بادشاہی کے واسطے طلب کیا چنانچہ اُس دن دہلی سے باہر جاتا تھا شیخ بہاء الدین کی خدمت مین کہ بزرگان وقت سے تھے التماس فاتحہ کیواسطے گیا اور کہا مین چاہتا ہون کہ میزان آپکو سناؤن پھر سبق اُسکا شروع کیا اور اُستاد نے پڑھا کہ بدان اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین بادشاہ نے کہا کہ پھر ارشاد ہو بھیجیے القصہ جب یہ جملہ تین بار تکرار پایا سلطان نے اُس بزرگ کے دست حق پرست کو بوسہ دیا اور اُس دعا کو فال نیک جانکر روان ہوا

قطعہ حدیث اہل خنا ترجمان تقریر است ✽ بود ضمیر وزبان شان شبیہ لوح وقلم ✽ سعادت ازلی در وفاے شان مضمر ✽ شقاوت ابدی درخلاف شان مدغم ✽ اور تعصب اسلام بہت رکھتا تھا حتی کہ جمیع معاندان کفار کو تیغ جہاد سے پیوند زمین کیا تھا اور جن مقامونمین ہنود غسل کرتے تھے اُسپر مسجد اور مدرسہ اور بازار تیار کرکے محافظ مقرر کیے تھے کہ کوئی مشرک غسل نکرنے پاتا تھا اور شہر متھرا مین جو کوئی ہندو قصد سر یا ریش تراشی کا کرتا تھا حجام قبول نکرتے تھے اور رسوم کفار کے اعلام ملکقلم سرنگون کیے اور نیزہ کہ سالار مسعود کیطرف ہرسال جاتے تھے منع فرمایا اور عورتون کو مزارات کے جانے سے ممانعت کی اور صغر سن مین کہ ایام اُسکی شہزادگی کے تھے سُنا کہ بلدہ تھانیسر ایک موضع ہے کہ ہنود وہان جمع ہوکر غسل کرتے ہین علما سے پوچھا کہ اس مقدمہ مین حکم شرع کیا ہے ایک نے اُنمین سے فرمایا تبخانہ قدیم کو ویران کرنا جائز نہین ہے اور جس حوض مین کہ قدیم سے غسل معمول ہوا ہے اُسکی ممانعت تمھین مناسب نہین ہے شہزادہ نے یہ سنکر دست بخنجر ہوکر کہا کہ تو کفار کی حمایت کرتا ہے اُس عالم نے جواب دیا کہ جو کچھ شرع مین آیا ہے کہتا ہون راہ خلاف مین نہین چلتا شہزادہ نے تسکین پائی اور اپنی مملکت کی تمام مسجد ونمین قاری اور خطیب اور جاروب کش مقرر کیے وظیفہ اور روزینہ اُن کا جاری کیا اور اُسکے عہد مبارک مین علم نے رواج پایا اور امرا اور ارکان دولت اور سپاہیون نے کسب فضائل مین اشتغال کیا اور کفار ساتھ پڑھنے اور لکھنے خط فارسی کے کہ اسوقت تک درمیان اُنکے معمول نہ تھا مشغول ہوئے اور سپاہگری نے بھی ایک رونق اور زیادہ پکڑی اور جو شخص نوکری کیواسطے آتا نسب اُسکا تحقیق کرکے فراخور حال اُسکے رعایت فرماتا اور جو کوئی بے اسپ ویراق نوکر آتا اُسے جاگیر دیتا اور کہتا جاگیر سے اپنا سامان درست کریگا غرضکہ خبرداری اُسکی سپاہ اور رعیت کے حال پر زیادہ تھی اور خصوصیات خانہ رعایا اور برایا کے اطلاع رکھتا اور کبھی کبھی اوقات تنہائی آدمی سے خبر دیتا جیساکہ آدمی گمان لیجاتے تھے کہ کوئی جن سلطان کا آشنا ہے جو مغیبات سے خبر دیتا ہے اور جب لشکر کسی طرف روانہ کرتا تھا ہر روز دو فرمان اُس لشکر مین پہونچتے تھے ایک اُس مضمون کا کہ صبح کوچ کرکے فلان مقام مین نزول کرو اور ایک ظہر کیوقت کہ ایسا ایسا عمل مین لاؤ اور اس ضابطہ کے خلاف ہرگز نکرتا گھوڑے ڈاک چوکی کے ہمیشہ مستعد رہتے تھے اور امرا سے سرحد کے نام جو فرمان صادر ہوتا تھا وہ شخص صفہ کے نیچے آنکر فرمان کو دونون ہاتھ سے لیکر سر پر رکھتا تھا اور اگر حکم اُسی جگہ پڑھنے کا ہوتا تھا ایلچی حکم پہونچاتا تھا وہ اُسی مقام مین پڑھا جاتا تھا اور اگر حکم ہوتا تھا کہ مسجد مین جاکر منبر پر پڑھے ویسا ہی عمل مین آتا تھا اور اگر مخصوص ساتھ اُس شخص کے ہوتا یا کوئی خصوصیت اُس مین تحریر ہوتی تھی مخفی پڑھا جاتا تھا اور سلطان علاء الدین خلجی کے عہد کے موافق ہر روز روزنامچہ نرخ اجناس اور واقعات جمیع ممالک محروسہ اور احوال لشکر کا بادشاہ کے ملاحظہ مین گذرتا تھا اور اگر سر مو ناملائم معلوم ہوتا فوراً اُسکی تدارک مین مشغول ہوتا اور اکثر اوقات خود بنفس نفیس خصوصیات اور فیصل مقدمات ومہمات اور سرانجام ملکی ورفاہیت خلق مین صرف کرتا اور علاوہ اُسکے اُسکی جدت فہم اور جودت عقل مین سخنان عجیب وغریب منقول ہین از انجملہ ایک یہ ہے کہ جسوقت دو بھائی گوالیار کے باشندے بے سامانی سے بتنگ آکر ساتھ اُس لشکر کے کہ سرحد پر ایک ولایت کے تعین ہوتا تھا ہمراہ ہوئے اور غارت اور تاراج کیوقت کچھ سونا اور چند نگینہ رنگین اور دو قطعہ لعل قیمتی اُنکے ہاتھ آئے پھر ایک نے اُن دونون بھائیون مین سے کہا کہ مدعا ہمارا حاصل ہوا کسواسطے محنت اور مشقت اپنے اوپر گوارا کرین اپنے گھر مین جاکر بفراغت ورحت عمر بخوبی بسر کرین دوسرے نے کہا اسے بھائی جسوقت اول مرتبہ ہمین ایسی غنیمت دستیاب ہوئی شاید دوبارہ اس سے بہتر ہاتھ آوے پھر اُسنے کہا کہ مین ایسے مقام مین نجاؤنگا اس صورت مین دونون بھائیون نے آپسمین غنیمت تقسیم کی

اور بڑے بھائی نے اپنا بھی حصہ چھوٹے بھائی کے سپرد کر کے فرمایا کہ یہ امانتاً میرے زوجہ کو پہونچا دے وہ شخص اپنے مکان مین آیا اور وہ تمام غنائم لعل کے سوا اُسکی بی بی کے حوالہ کیے جب دو برس کے بعد بڑا بھائی اپنے گھر آیا اور غنیمت نفیس کی لعل آسمین نپایا اُسوقت اُسنے اپنے چھوٹے بھائی سے پوچھا کہ لعل کیا ہوا اُسنے جوابدیا کہ مین نے تیری زوجہ کے سپرد کیا اُسنے کہا کہ وہ کہتی ہی ہرگز مجھے نہین پہونچا ہی چھوٹے بھائی نے کہا جھوٹ کہتی ہی اُسے قدرے تہدید کرنا چاہیے القصہ بڑے بھائی نے اپنی عورت کو شکنجۂ تہدید مین کھینچا اُسنے کہا آج کی شب مجھے مہلت دے صبح کو حاضر کرونگی میان بھورہ کے گھر مین کہ امرا بزرگ بادشاہ سکندر سے میر عدل تھا جاکر اپنا احوال اظہار کیا میان بھورہ نے اُسکے شوہر کو مع برادر اُسکے طلب کر کے کیفیت استفسار کی اُسکے شوہر کے بھائی نے کہا کہ مین نے اُسے لعل بھی دیا ہی میان بھورہ نے کہا اسکے گواہ رکھتا ہی اُسنے کہا ہان میان بھورہ نے کہا کے شخص گواہ ہین اُسنے کہا دو برہمن ہین میان بھورہ نے کہا اُنھین حاضر کر وہ قمارخانہ مین گیا دو قمارباز برہمن کو کچھ دیکر تعلیم کیا کہ تم اسطرح سے گواہی دینا جب یہ محکمہ مین آتے اور گواہی دی میان بھورہ نے شوہر زن سے کہا کہ تو جا جسطور رہے ممکن ہو لعل اپنی زوجہ سے لے القصہ عورت اُس معرکہ سے باہر آئی اور اپنے تئین بادشاہ کی عدالت العالیہ مین پہونچا کر فریادی ہوئی بادشاہ نے اُس سے تمام ماجرا استفسار فرمایا عورت نے صورت حال راست براست تقریر کی بادشاہ نے فرمایا کہ تو کس واسطے میان بھورہ کے پاس مستغاثی ہوئی عورت نے کہا مین گئی تھی لیکن جیسا کہ چاہیے وہان پرسش اور تحقیقات نہوئی القصہ بادشاہ نے سب کو طلب کیا پھر ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ طلب کر کے تھوڑا موم ہر ایک شوہر اور زن اور اُسکے بھائی کے ہاتھ مین دیا کہ ہیئت اُس لعل کی تیار کرو اُنھون نے اُسکے موافق تیار کیا پھر گواہون کو جدا جدا طلب کر کے اُنھین حکم کیا کہ تم بھی ہیئت اُس لعل کی تیار کرو اُنھون نے بھی ایک ایک ہیئت مختلف بنائی اور بادشاہ نے تمام شکلین لعل کی اپنے پاس رکھین پھر عورت کو طلب کر کے فرمایا کہ تو بھی اُس لعل کی ہیئت تیار کر کہ وہ کیسا تھا عورت عرض کی کہ لونڈی نے جس چیز کو آنکھون سے مشاہدہ نہین کیا ہیئت اُسکی کیونکر تیار کرے ہرچند بادشاہ نے اس بارہ مین مبالغہ کیا عورت نے قبول نہ کیا پھر میان بھورہ کو مع طلب کر کے گواہون سے کہا اگر تم راست براست کہوگے جان کی امان ہی اور اگر دروغ کہوگے تیغ سیاست سے قتل ہوگے گواہون نے لاچار ہو کر صورت قصہ کی راستی سے اظہار کی اور جب اُس عورت کے دیور کو طلب کر کے سیاست کی اُسنے بھی واقعہ کو از روے راستی کے بیان کیا خلاصہ یہ کہ عورت نے اُس تہمت سے نجات پائی اور بادشاہ کی جودت فہم اور کمالیت عقل سب پر واضح ہوئی الغرض بادشاہ سکندر طبع موزون رکھتا تھا اور شعر بتین کہتا تھا اور گلرخی اُسکا تخلص تھا اور شیخ جمالی کنبوہ اُسکے مصاحبون دو ہمدمون سے تھا دو بیتین شیخ جمالی کنبوہ برسبیل یادگار تحریر ہوتی ہین **ابیات** ما را زخاک کویت پیراہنیست برتن ✤ آنہم زآب دیدہ صد چاک تا بدامن ✤ مرا از تیرہاے اوبر از برگشت ہر پہلو ✤ کنون پرواز خواہم کرد سوے آن کمان ابرو ✤ اور کتاب فرہنگ سکندری اور کتب دیگر بھی اُسکی عہد دولت مین مکتوب ہوئین مدت بادشاہی اُس بادشاہ جم جاہ کی صاحب فرہنگ سکندری نے اٹھائیس برس اور پانچ مہینے لکھی ہی **بیت** سکندر شہ ہفت کشور نماند ✤ نماند کسے چون سکندر نماند ✤ **ذکر سلطان ابراہیم لودھی بن سلطان سکندر لودھی کی سلطنت کا** جب بادشاہ سکندر لودھی آگرہ مین فوت ہوا اُسکا بڑا بیٹا سلطان ابراہیم کہ ساتھ اخلاق حمیدہ اور حسن کیاست اور فراست و شجاعت کے اتصاف رکھتا تھا باپ کا جانشین ہوا بادشاہ والد کے قواعد و آداب سلوک کے خلاف

اپنے عزیزون اور افغانون کو اُنکے حق سے محروم کیا اور فرمایا بادشاہون کے عزیز اور ہمقوم نہین ہوتے سب نوکر ہین چاہیے کہ شرط خدمت بجا لاوین امراے عمدہ افغان جو سلطان بہلول اور سلطان سکندر کی مجلس مین بیٹھتے تھے اُنھون نے لاچار بسبب ظاہر اطاعت کے سوا چارہ ندیکھا دست بستہ اُن کے تخت کے آگے ایستادہ ہوگئے اور باطن مین دل دگرگون کرکے اتفاق کو ساتھ نفاق کے مبدل کیا اور خواہی نخواہی قرار دیا کہ بادشاہ ابراہیم تخت دہلی پر متمکن ہوکر ولایت جونپور کی سرحد تک فرمان گذار ہووے اور شہزادہ جلال خان مسند بادشاہی جونپور پر استقلال پاکر اُس طرف کے ممالک پر فرمان روائی کرے پس اس صورت مین شاہزادہ جلال خان نے مع امراے جاگیردار پرگنات جونپور وکالپی کے اُسطرف متوجہ ہوکر اُن ممالک کے سریر سلطنت پر استقلال پایا اور فتح خان بن اعظم ہمایون شروانی کو وکیل امور سلطنت کرکے اُسطرف کے امرا کو مطیع اور فرمان بردار کیا اُسوقت خانجہان لوحانی نے رابری سے بادشاہ ابراہیم کی ملازمت مین آنکر زبان طعن اور ملامت وزرا اور وکلا پر کھولی کہ امر بادشاہی کو مشترک رکھنا ایک خطاے عظیم اور سہو نہایت جسیم ہی **بیت** دو جان ہرگز بیک پیکر نگنجد ٭ دو فرمان وہ بیک کشور نگنجد ٭ ارکان دولت نے اُسکی تلافی مین کوشش کرکے مصلحت دیکھی کہ جو شاہزادہ نے ابھی استقلال حاصل نہین کیا ہی اُسے دہلی مین طلب کیا چاہیے چنانچہ اُسکی طلب کو ہیبت خان کرک انداز کو بھیجکر ایک فرمان مشتمل بر عاطفت و مکرمت صادر کیا کہ ایک مصلحت درمیان مین ہی چاہیے کہ جریدہ آپ کو بطور یلغار پہونچادے شہزادہ کو ہیبت خان کرک انداز کی چاپلوسی اور ملائمت سے مکر و غدر کا مظنہ حاصل ہوا معاودت مین راضی نہوا اور بیجا بہانے ملائم مشتمل ہوکر ایام لطائف الحیل مین گذارے ہیبت خان نے حقیقت حال بادشاہ کو لکھی بادشاہزادہ نے شیخ زادہ قرملی پسر شیخ سعید قرملی اور ملک اسمٰعیل ابن ملک علاءالدین جلوانی اور قاضی مجدالدین حجاب اور سعید حجاب کو شاہزادہ کی طلب مین بھیجا لیکن افسون انکا بھی کارگر نہوا اسکے بعد دانایان او فیلسوفان درگاہ کے مشورہ سے اُس حدود کے اُمرا و حکام کے نام فرامین صادر کیے اور ہرایک کو ایک مضمون علیحدہ لائق رتبہ اور حال ترقیم ہوا اور خلاصہ پیغام لیکر شہزادہ کی اطاعت سے احتراز کرکے اُسکے حضور پہونچا دین اور خدمت اُسکی اختیار کرین اور بعضے امراصاحب شکوہ ذیکہ اسطرف سے تیس ہزار اور چالیس ہزار سوار نوکر رکھے لودریا خان لوحانی حاکم ولایت بہار اور نصیر خان حاکم غازی پور اور شیخ زادہ محمد قرملی ضابطہ اودھ ولکھنو وغیرہم کو خلعت خاص اور اسپ مع ساز و یراق اور پٹکہ اور خنجر ساتھ اپنے آدمیون معتبر کے کہ محرمیت رکھتے تھے بھیجکر دلجوئی کی اور جب فرامین جماعت مذکور کو پہونچے سب نے شہزادہ کی اطاعت سے سر پھیر کر مخالفت اختیار کی اور بادشاہ ابراہیم نے ایک تخت مرصع اور مکلل بجواہر نفیسہ دیوانخانہ مین نصب فرمایا اور جمعہ کے روز پندرھوین ذیحجہ سنہ ۹۲۳ نوسو تیئس ہجری مین اُس تخت پر جلوس کرکے بار عام دیا اور ہرایک ملازمان درگاہ اور اعیان دولت کو بقدر مراتب و منازل خلعت و خنجر و شمشیر مرصع اور اسپ و فیل و منصب و خطاب و جاگیر مرحمت کیا اور سرنو سب کو ممنون احسان اور مرہون عنایت کرکے اپنے سے راضی اور شاکر کیا اور فقرا اور مساکین پر بھی ابواب خیرات اور مبرات مفتوح کرکے وظائف مقرر فرمائے اور ائمہ کی یومیہ اضافہ کرکے گوشہ نشینون اور متوکلون کو فتوح اور نذرین بھیجکر امور جہانداری کو ایک رونق تازہ بخشی اور ملک کے کام کو استقامت دی اور شہزادہ جلال خان نے اس عظمت اور دانائی کو دل مین لایا اور مخالفت اُس طرف کے امرا کی آنکھون سے مشاہدہ فرمائی جب جانا کہ اب دوبارہ شاہ ابراہیم سے جاے مدارا نہ رہی بالضرورت پلٹ کر کالپی کیطرف گیا اور علانیہ دشمنی کا نقارہ بجایا اور باتفاق ایک جماعت کے کہ

ساتھ اُسکے تھی تھے خطبہ اور سکہ کالپی کا اپنے نام پڑھا کر فوج نوکی نگہداشت شروع کی اور زمینداروں کو تسلی اور دلاسا دیکر اپنا جلال الدین شاہ نام رکھا اور ایلچی اپنا اعظم ہمایون شروانی کے پاس کہ جو بالشکر گران قلعہ کالنجر پر متصرف تھا بھیجکر پیغام دیا کہ مین تجھے بجاے عم و پدر کے سمجھتا ہون اور تو خوب جانتا ہی کہ مجھسے کوئی تقصیر سرزد نہین ہوئی اور بادشاہ ابراہیم کیطرف سے نقض عہد ہوا کہ ایک ملک قلیل جو بطور میراث ساتھ میرے تجویز ہوا تھا اُسمین بھی نظر ڈالی اگر پیوند صلہ رحم کا کاہے امیدوار ہون کہ حق کی جانب سے تو ہاتھ نہ کھینچے اور مظلوم کی رعایت اپنے اوپر واجب سمجھے اور جو اصل مین اعظم ہمایون بادشاہ ابراہیم کے ساتھ سوء مزاجی رکھتا تھا اور ضعف نالے اور شکستگی اور ملائمت شہزادہ نے اُسکے دلمین اثر کیا ہاتھ قلعہ کالنجر سے کھینچکر شاہزادہ سے جا ملا اور عہد و پیمان کے بعد قرار پایا کہ اول ولایت جونپور اور اُس نواح کو تصرف مین لاوین اُسکے بعد اور فکر کرین پھر کوچ پر کوچ کرکے سعید خان پسر مبارک خان لودھی کے سر پر جو ضابطہ اودھ تھا روان ہوئے اور وہ تاب مقاومت نہ لایا بھاگ کر لکھنؤ مین دم لیا اور حقیقت حال سلطان ابراہیم سے بذریعہ عرض معروض کی سلطان ابراہیم نے ارادہ کیا کہ بالشکر انتخاب و جرار متوجہ ہوکر اُس فساد کو دفع کرے اُسوقت دولتخواہونکے مشورہ سے بھائیون کو جو مثل شہزادہ اسمٰعیل خان اور حسین خان اور محمود خان کے تھے دولت خان کے سپرد کرکے حکم فرمایا کہ بمحافظت تمام نگاہ رکھے اور خدمت کیواسطے ہر ایک کے دو حرم مقرر فرمائین اور ماکول اور ملبوس اور تمام مایحتاج معین کیے اُسکے بعد پنجشنبہ کے دن جو بیسوین ذی الحجہ ۹۲۳ھ نو سو تیئیس ہجری مین رایات بادشاہی شرق کیطرف متوجہ ہوے اثناے راہ مین خبر پہونچی کہ اعظم ہمایون مع اپنے پسر فتح خان شاہزادہ جلال خان سے روگردان ہوکر عازم ملازمت ہی اس نوید سے بادشاہ کو تقویت دل حاصل ہوئی اور جب قریب پہونچا جمیع امرا کو استقبال کیواسطے بھیجکر ساتھ نوازشات خسروانہ کے سربلند کرکے بسرعت راہی ہوا اُسوقت جے چند زمیندار جرتولی من توابع پرگنہ کول نے کہ مواس مشہور ہی عمر خان ابن سکندر خان سور سے مقابلہ کرکے اُسکو شہید کیا اسواسطے ملک قاسم حاکم سنبھل نے اُسکے سر پر جاکر اُس مفسد کو دار البوار مین پہونچایا اور اُس فتنہ اگھانی کو تسکین دیکر قنوج مین بادشاہ کی ملازمت مین مشرف ہوا اور اکثر امرا اور جاگیردار جونپور مثل سعید خان اور شیخ زادہ فرملی وغیرہم خدمت مین شاہ کے حاضر ہوکر دولتخواہون کے سلک مین منتظم ہوئے سلطان نے اُسوقت اعظم ہمایون شروانی اور اعظم خان لودھی اور نصیر خان لوحانی وغیرہم کو بالشکر گران و فیلان نامی شاہزادہ جلال خان کے مقابلہ کو تعین کیا اور شہزادہ نے امرا کے قبل پہونچنے سے نعمت خاتون اور قطب خان لودھی کے توابعین اور اپنے متعلقون اور عماد الملک اور ملک بدر الدین کو قلعہ کالپی مین چھوڑکر خود تیس ہزار سوار اور فیلان انتخابی سے آگرہ کیطرف روانہ ہوا اور امراے بادشاہی نے قلعہ کالپی کو محاصرہ کیا شہزادہ نے آگرہ کے قریب پہونچکر بانتقام کالپی چاہا کہ ہاتھ تاراج مین کھولے درمیان اس حال کے ملک آدم نے جو بادشاہ کیطرف سے آگرہ کی محافظت کیواسطے تعین ہوا تھا پہونچکر شہزادہ جلال خان کو بحرف و حکایات شیرین اس ارادہ سے باز رکھا یہانتک کہ اسکے بعد ملک اسمٰعیل ابن علاء الدین جلوانی اور کبیر خان لودھی اور بہادر خان لوحانی اور چند امرا مع لشکر پہونچے اور ملک آدم کو تقویت ظاہری اور باطنی حاصل ہوئی شہزادہ کو پیغام کیا کہ اگر ہوا و ہوس سے باز آکر چتر و آفتاب گیر اور نوبت اور نقارہ اور دیگر امارات بادشاہی کو برطرف کرے اور امرا کا طریق اختیار کرے مین تقصیر اسکی بادشاہ سے درخواست کرکے معاف کرادون اور سرکار کالپی سے بدستور سابق جاگیر مقرر کرا دون شہزادہ اس امر پر راضی ہوا اور امارات شاہی ملک آدم کے پاس بھیجدے ملک آدم نے

اسباب مذکورہ کو بادشاہ کی خدمت مین بھیجکر حقیقت حال عرض کی اور بادشاہ کالپی کو مفتوح کرکے اٹاوا کیطرف پہونچا وہ ضلع قبول کرکے شہزادہ کے استیصال کا عازم ہوا شہزادہ سراسیمہ ہوکر گوالیار کے راجہ کے پاس پناہ لیگیا بادشاہ نے آگرہ مین آنکر قیام کیا اور امرا بادشاہی کہ بادشاہ سکندر کے فوت کے بعد متزلزل ہوئے تھے مستحکم ہوے اور امراے مخالف توبہ کرکے جادۂ اخلاص مین در آئے اُسوقت ہیبت خان کرک انداز اور کریم داد توغ اور دولتخان اندرایہ کو دہلی کی محافظت کے واسطے بھیجا اور شیخ زادہ مجھو کو چندیری کے قلعہ کی حراست او شہزادہ محمد خان نواسۂ سلطان ناصر الدین مالوہی کی وکالت کے واسطے روانہ کیا اور اُندنون مین دل بادشاہ کا بے سبب ظاہری میان بھورہ سے جو اعظم امرا اور وزرا سکندری سے تھا منحرف ہوا اور اُسنے باعتماد حقوق سابقہ خاطر بادشاہ کی استرضا کے واسطے غفلت کی آخر یہ نوبت پہونچی کہ اسکو مغلول اور محبوس کرکے ملک آدم کے سپرد کیا اور اُسکے بیٹے کو نوازش فرماکر بجاے پدر منصب کیا اور عزم ملو کا نہ فتح حصار گوالیار کرکے اعظم ہمایون شروانی حاکم ولایت کڑہ کو کہ امیر الامرا تھا مع تیس ہزار سوار اور تین سو زنجیر فیل قلعہ مذکور کے تسخیر کیواسطے بھیجا اور اُسکے بعد آٹھ امراے عمدہ سے مع لشکر عظیم اور چند زنجیر فیل کے اُسکی کمک کو تعین کیا شہزادہ جلال خان مخوف ہوکر وہانسے برآمد ہوا اور سلطان محمود خلجی کے رو برو مالوہ کیطرف گیا اور لشکر سلطانی گوالیار مین پہونچکر محاصرہ مین مشغول ہوا اور اتفاق حسنہ سے اُسوقت راجہ مان سنگھ والی گوالیار کہ شجاعت اور تدبیر مین امثال اور اقران سے ممتاز تھا فوت ہوا اور اُسکا بیٹا بکرماجیت قایم مقام اُسکا ہوا اور استحکام مین مبالغہ کیا اور امراے سلطان ابراہیم و دولت خانہ سلطانی بر پا کرکے ہر روز وہان جمع ہوتے تھے اور ساتھ مہمات اور معاملات قلعہ گیری کے مشغول رہتے تھے اتفاقاً راجہ مان سنگھ نے زیر قلعہ ایک عمارت عالی تیار کی اور اُسکے دو زمین ایک حصار تین تیار کرکے ساتھ بادل گڑھ کے موسوم کیا تھا اور ایک مدت کے بعد اہل اسلام نے نقبین کھود کر اُس مقام مین پہونچائین اور باروت سے پر کرکے آگ دی چنانچہ دیوار قلعہ کی شق کرکے قلعہ مین داخل ہوے اور وہ مقام فتح ہوا اور امرا نے ایک گاؤ زرین کہ وہان تھی اور سالہا سال سے ہنود اسکی پرستش کرتے تھے حکم کے موافق آگرہ کیطرف بھیجا اور سلطان نے دہلی کیطرف اُسے روانہ کرکے بغداد کے دروازہ پر نصب کیا اور ایام دولت اکبر بادشاہ تک وہ گاے اُس دروازہ پر تھی اور اندنون مین شہزادہ جلال خان سلطان محمود خلجی مالوہی کے پاس گیا لیکن عمدہ سلوک اُسکے سے برنہ آیا بھاگ کر گرمہہ کے راجہ کے پاس دم لیا پھر جماعت گونڈان نے اُسے گرفتار کرلائی اور بادشاہ ابراہیم نے اُسے قلعہ ہانسی مین روانہ کرکے اثناے راہ مین شہید کیا

قطعہ شربت سلطنت و جاہ چنان شیرین ست ✽ کہ شہان از پی او خون برادر ریزند ✽ خون آزردہ دلان را نسزے ملک مریز ✽ کہ ترا نیز ہمان جرعہ لبا لب ریزند ✽ اور امراے پدر پر بھی بدگمان ہوکر اکثر انمین کے دفع کیلیے اور اعظم ہمایون شروانی اور اُسکے بیٹے فتح خان کو کہ افتتاح قلعہ کو دونون نے نزدیک پہونچایا تھا آگرہ مین طلب کرکے محبوس کیا اور اعظم ہمایون کے دوسرے بیٹے کو کہ آگرہ مین رہتا تھا اور خطاب اسلام خانی رکھتا تھا تغیر فرمایا اُسنے خبر حبس پدر سُنکر علم مخالفت بلند کیا اور لشکر فراہم کرکے احمد خان کو جو شقداری کیواسطے تعین ہوا تھا شکست دی اور جو اُسی عرصہ مین خبر فتح گوالیار کی کہ سو برس سے کفار کے تصرف مین تھا پہونچی بادشاہ خاطر جمع سے فتنۂ کوہ کے تدارک کی فکر مین ہوا کہ دفعۃً اعظم ہمایون لودھی اور سعید خان لودھی لیسر سیانی مبارکخان لودھی کہ امراے کبار سے تھے لشکر گوالیار سے فرار کرکے ولایت لکھنؤ مین کہ انکی جاگیر تھی گئے اور اسلام خان سے خط و کتابت کرکے فتنہ اور فساد کے طغیان مین کوشش کی اور سلطان

ابراہیم نے صحبت غلیظہ دیکھکر اطراف سے لشکر جمع کیا اور احمد خان برادر اعظم ہمایون لودھی کو رعایت کرکے مع چند امرائے نامی اور لشکر گران انتخابی اُس جماعت پر تعین فرمایا جسوقت کہ قصبہ بانگر موکی نواحی اور قنوج کے قریب پہونچے اقبال خان غلام اعظم ہمایون لودھی مع پانچ ہزار سوار خاصہ اعظم ہمایون اور چند زنجیر فیل کے کمین سے برآمد ہوا اور اُس لشکر پر تاخت لاکر بہت آدمی مقتول اور مجروح کرکے نکل گیا اور جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی امراسے ناراض ہوکر پیغام دیا کہ جب تک تم اُس ولایت کو باغیون کے ہاتھ سے برآوردہ نکر دگے گروہ متمردان او مفسدان سے ہو گے اور احتیاطاً اور فوج اُنکی کمک کو بھیجی اور دشمنون کے طرف سے بھی چالیس ہزار سوار مسلح اور پانچ سو ہاتھی جمع ہوئے جب طرفین نزدیک پہونچے اور قریب تھا کہ آتش جنگ مشتعل ہو شیخ راجو بخاری کہ مقتدائے اُس عہد کا تھا درمیان مین آکر مانع جنگ ہوا اُس جماعت نے کہا کہ اگر بادشاہ اعظم ہمایون شروانی کو رہا کرے ہاتھ اُسکی ولایت سے باز رکھکر اور بادشاہ کے ملک مین ہم چلے جاوینگے جب بادشاہ کو یہ خبر پہونچی اس امر کو پذیرا نفرمایا دریا خان لوحانی حاکم بہار اور نصیر خان لوحانی اور شیخ زادہ محمد فرملی کو حکم بھیجا کہ یہ بھی اُسطرف سے باغیون کے سر پر جاکر انھین مستاصل کرین جب دونون لشکر نے جمع ہوکر مقابلہ کا ارادہ کیا اور مخالفان طالع بادشاہی کی قوت سے اندیشہ نکرکے صف آرا ہوئے پھر جانبین نے حرب وضرب مین مشغول ہوکر ایسی خونریزی کی کہ اُسکے مشاہدہ سے چشم روزگار خیرہ ہوتی اور چونکہ شیوہ بغاوت کا شوم ہے وہ ہرگز یمن اور میمنت نہین رکھتا آخر الامر باغیون نے شکست فاحش کھائی اقبال خان مقتول اور سعید خان گرفتار ہوا اور فساد ساکن ہوا اور مال وملک اُنکا تصرف مین آیا **بیت** مکن چون ابر کافر نعمتے با منعم ومکرم ٭ کہ باید نعمت از بحر وزند بر سینہ پیکانش ٭ اُسکے بعد جو انحراف مزاج سلطان کا امرائے سکندری کے ساتھ اور مخالفت ظاہری اور باطنی امرا کی بادشاہ کے نسبت حد سے گذری تھی امرا کو حد سے نجات نبخشی چنانچہ بہت سے ملوک معتبر مثل میان بھورہ اور اعظم ہمایون شروانی نے حبس مین وفات پائی خوف وہراس نے امرا کے دلون مین راہ پائی دریا خان لوحانی حاکم بہار اور خان جہان لودھی اور میان حسن فرملی وغیرذالک نے سر اطاعت سے پھیرا اور بادشاہ نے چندیری کے شیخ زادون سے اشارہ کیا تو اُنھون نے میان حسن فرملی حاکم چندیری کو آدھی رات کو قتل کیا یہ حرکت بھی امرا کے ازدیاد ہراس اور تنفر کا سبب ہوئی ایکبارگی ناامید ہوے اور بعد چند روز کے دریا خان لوحانی حاکم بہار فوت ہوا اور اُسکا بیٹا بہادر خان سلطان سے منحرف ہوکر بہار مین اپنے باپ کا قائم مقام ہوا اور اپنے تئین سلطان محمد مشہور کرکے خطبہ اور سکہ اپنے نام جاری کیا اور جو امرا کہ بادشاہ سے روگردان ہوئے تھے اُسکے شریک ہوئے اور تخمیناً ایک لاکھ فوج اُسکے پاس فراہم ہوئی اور ولایت سنبھل تک متصرف ہوا اُسوقت نصیر خان لوحانی حاکم غازی پور بھی افواج سلطانی سے ہزیمت پاکر اُسکے پاس گیا اور چند مہینے ولایت بہار مین خطبہ سلطان محمد کے نام پڑھا اور چند مرتبہ افواج شاہی سے جنگ کرکے غالب آیا اور اُسوقت مین غازی خان ابن دولت خان لودھی لاہور سے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور پھر متوہم ہوکر بھاگا اور اپنے باپ کے پاس لاہور مین گیا اور دولت خان لودھی نے کسی وجہ سے بادشاہ کے قہر وغضب سے نجات نہ دیکھی ناچار علم مخالفت بلند کیا اور التجا فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ پاس جو کابل مین رہتا تھا لیگیا اور اُس جناب کو تحریص دیکر تسخیر ہندوستان پر آمادہ کیا اور پہلے سلطان علاءالدین برادر بادشاہ ابراہیم کو کہ نوکر بابر شاہ کا ہوا تھا عجز وانکسار اور تضرع وزاری سے اپنے پاس بلاکر اکثر خویش واقارب اور اعوان وانصار اپنے اُسکے ہمراہ کیے تو دہلی مین جاکر اُس حدود کو مسخر کرے اور سلطان علاءالدین روانہ ہوکر اسمعیل خان جلوانی اور دیگر امرا کہ جو بادشاہ ابراہیم لودھی سے

مایوس ہوکر پرگنات پر رہتے تھے ساتھ اُنکے شریک ہوا اور لشکر کی تعداد چالیس ہزار پہونچی اور سب یکدل اور یکجہت ہوکر دہلی کیطرف روانہ ہوئے اور دہلی کو محاصرہ کیا بادشاہ ابراہیم یہ اخبار وحشت آثار سنکر اُس جماعت کی طرف عازم ہوا جسوقت کہ فاصلہ چھ کوس کا باقی رہا سلطان علاءالدین نے شبخون اُسپر مارا اور صبح تک تمام افواج ابراہیم شاہ کو درہم اور برہم کیا اور ابراہیم شاہ کے بعضے امرا اُس شب کو علاءالدین سے ملحق ہوئے لیکن شاہ ابراہیم پاے ثبات میدان جانفشان مین گڑھکر تھوڑے خواص خاص سے اپنے سراپردہ مین ایستادہ ہوا اور اصلا ہاتھ کارزار مین کھولا اور جب صبح صادق کی روشنی چمکی اور سلطان علاءالدین کا لشکر تاراج مین مشغول ہوا اور سلطان علاءالدین کے بھی ہمراہ چند لوگ سے زیادہ نہ تھے بادشاہ ابراہیم نے پیش دستی کرکے اُسپر حملہ کیا اور صدمہ اول مین اُسے پسپا کرکے بھگا یا چنانچہ ہرکس نے ہر جگہ سے کہ تاراج مین مشغول تھا اُسی جگہ سے راہ فرار لی القصہ سلطان علاءالدین اور امراے شکستہ پنجاب کیطرف گئے اور سلطان ابراہیم نے دہلی مین مقام کیا اور ۹۳۲ھ نوسو بتیس ہجری مین فردوس مکانی ظہیرالدین محمد بابر شاہ نے اُسپر لشکر کھینچا چنانچہ وہ بہ تفصیل تحریر ہوگا موضع پانی پت مین دونون بادشاہ کے درمیان جنگ عظیم اور معرکہ شدید واقع ہوا اور نسیم فتح بابر شاہ کے اعلام پر چلی بادشاہ ابراہیم لودھی معرکہ جانفشانی مین قتل ہوا اور بادشاہی دہلی اور آگرہ نے خاندان صاحبقران مین انتقام کیا ایام بادشاہی بادشاہ ابراہیم بیس برس تھے والبقاء للملک المعبود۔

ذکر زیبندہ سریر کشورستانی فردوس مکانی ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ غازی کی بادشاہی کا

جسوقت کہ سلطان ابوسعید میرزا عراق مین شہید ہوا اُسکے گیارہ فرزند ارجمند تھے تفصیل اُنکے اسماکی یہ ہے سلطان احمد میرزا سلطان محمود میرزا سلطان محمد میرزا شاہرخ میرزا الغ بیگ میرزا عمر شیخ میرزا ابابکر میرزا سلطان مراد میرزا سلطان خلیل مرزا سلطان عمر میرزا سلطان میرزا ان سب مین سے چار صاحبزادہ بادشاہ ہوئے اور عہد پدر مین بھی ہر ایک ایک مملکت مین بادشاہی کرتے تھے الغ بیگ میرزا کابل مین اور سلطان احمد میرزا سمرقند مین اور سلطان محمود میرزا حصار اور قندز اور بدخشان مین اور عمر شیخ میرزا اندجان اور فرغانہ مین اور یونس خان حاکم مغلستان نے الغ بیگ میرزا کے سوا ہر ایک تینون بھائیون کی شادی ہوتی تھی اور اُس زمانے مین مملکت فرغانہ کے بادشاہ فرزانہ عمر شیخ میرزا کی معدلت سے رشک ریاض رضوان تھی اُسکے یہان ۸۸۸ھ آٹھسو اٹھاسی ہجری مین یونس خان مذکور کی دختر مساۃ قتلق نگار خانم سے ایک فرزند موجود ہوا نام اُسکا محمد بابر میرزا رکھا چنانچہ جامی قرا کولی نے تاریخ اُسکے تولد کی یون تحریر کی ہے بیت اندر شش محرم زاد آن شہ مکرم ٭ تاریخ مولدش ہم آمد شش محرم ٭ اور نسب سلطان ابوسعید میرزا کا صاحبقران کیطرف یون راجع ہوتا ہے سلطان ابوسعید میرزا ابن سلطان محمد مرزا ابن میران شاہ میرزا ابن امیر تیمور صاحبقرانی گورکان اور محمد بابر میرزا نے بارہ برس کے سن مین باپ کی طرف سے خطہ اندجان کی سرداری پائی اور جب عمر شیخ میرزا دوشنبہ کے دن ماہ رمضان ۸۹۹ھ آٹھسو ننانوے ہجری مین کبوتر خانہ کے کوٹھے پر سے گر کر شنقار ہوا بابر میرزا امرا کے اتفاق سے بادشاہ ہوا ظہیرالدین لقب پایا اُسکے بعد سلطان احمد میرزا اور سلطان محمود خان بن یونس خان فرصت دیکھکر بقصد انتقام دو طرف سے مملکت فرغانہ کی تسخیر کیواسطے متوجہ ہوئے کسواسطے کہ عمر شیخ میرزا نے کہ بادشاہ اولالعزم اور صاحب داعیہ تھا سابق مین اُنکی ولایت پر لشکرکشی کرکے بہت خرابی کی تھی القصہ اسیر شیرم طغائی عمر شیخ میرزا نے